www.saharaexpressdaily.com saharaexpresranchi@gmail.com saharaexpress123@gmail.com saharaexpressnews@gmail.com

روزنامہ
رانچی
سہارا ایکسپریس
SAHARA EXPRESS,RANCHI
Urdu Daily Published From
Ranchi,Patna & Delhi
No-1 SE

RNI.NO.JHURD/2012/45029 Vol:13 Issue:109 23.04.2024 TUESDAY Re.01 Page:08

جلدنمبر:13 شمارہ:109/منگل/۲۳/اپریل/۲۰۲۴/مطابق/۱۳/شوال المکرم ۱۴۴۴ھ/ صفحات:08

جمہوریت کوزندہ رکھنے کے لیے ووٹنگ ضروری

انہوں نے کہا کہ انتظامیہ نے ووٹنگ کے لیے پولنگ اسٹیشنز پرتمام ضروری انتظامات کو یقینی بنایا

دھرم شالہ، 22 اپریل (یو این آئی) ہماچل پردیش کے کانگڑا کے ضلع الیکشن افسر اور ڈپٹی کمشنر ہیمراج بیروا نے ڈپٹی کمشنر کے آڈیٹوریم میں کانگڑا ضلع میں ووٹر بیداری کے لیے رسمی طور پر تھیم سانگ یہ قیمتی ہے ووٹ میرا اسے کریں گے استعمال گیت پیر کو آفس میں لانچ کیا گیا۔ ان پر مشتمل دھنیں مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے ووٹرز تک پہنچائی جائیں گی تاکہ تمام ووٹرز بالخصوص نوجوانوں کو اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کی ترغیب دی جاسکے۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ضلع بھر میں ووٹر بیداری کے لیے بڑے پیمانے پر مہم چلائی گئی ہے۔

مسٹر بیروا نے کہا کہ انہوں نے تمام ووٹروں پر زور دیا کہ وہ مضبوط جمہوریت کے لیے اپنے حق

رائے دہی کا استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ ووٹنگ ایک اہم حق کے ساتھ ساتھ ایک اہم ذمہ داری بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کو زندہ رکھنے کے لیے ووٹ دینا ضروری ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ جمہوریت کو مضبوط بنانے کے لیے یکم جون کو ہونے والے لوک سبھا اور اسمبلی ضمنی انتخابات میں تمام ووٹروں کو اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنا چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ انتظامیہ نے ووٹنگ کے لیے پولنگ اسٹیشنز پرتمام ضروری انتظامات کو یقینی بنایا ہے۔ الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق 85 سال سے زائد عمر کے بزرگ اور معذور ووٹرز کو گھر بیٹھے ووٹ ڈالنے کی سہولت دی گئی ہے۔ جن ووٹروں نے گھر بیٹھے اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کا انتخاب کیا ہے ان کے ووٹ ڈالنے کا عمل ضلع میں خوش اسلوبی سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ پولنگ اسٹیشنز پرتمام ووٹرز کی سہولت کے لیے انتظامات کیے گئے ہیں۔ خاص طور پر بزرگوں، خواتین اور معذور افراد کی سہولت کے لیے پولنگ سٹیشنوں میں ریمپ، معذوروں کے لیے قابل رسائی بیت الخلاء، پینے کا پانی اورمناسب روشنی کا انتظام ہوگا۔

صدر جمہوریہ نے 67 شخصیات کو پدم ایوارڈ سے نوازا

نئی دہلی، 22 اپریل (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے پیر کو یہاں ایک تقریب میں 67 شخصیات کو پدم وبھوشن، پدم بھوشن اور پدم شری ایوارڈز سے نوازا محترمہ مرمو نے

راشٹر پتی بھون میں منعقدہ تقریب میں تین پدم وبھوشن، آٹھ پدم بھوشن اور 56 پدم شری ایوارڈ پیش کیے صدر جمہوریہ نے سابق نائب صدر جمہوریہ ایم وینکیا نائیڈو، ڈاکٹر پدما سبرامنیم اور بندیشور پاٹھک کو پدم وبھوشن سے نوازا مسٹر بندیشور پاٹھک کو یہ اعزاز بعد از مرگ دیا گیا ہے ان کی اہلیہ نے صدر جمہوریہ سے یہ اعزاز حاصل کیا۔ اس کے علاوہ فلم اداکار متھن چکرورتی، گلوکارہ اوشا اتھپ اور اتر پردیش کے سابق گورنر رام نائک کو پدم وبھوشن سے نوازا گیا۔ اس موقع پر نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ، وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر اور کئی معززین بھی موجود تھے۔

HAFEEZ TOUR AND TRAVEL
حفیظ ٹور اینڈ ٹریول
A/16 ADISON ARCADE, FRASER ROAD, OPP. DOOR DARSHAN, PATNA-1
TOUR THE WORLD IN COMFORT
UMRAH GROUP
24 JULY 2024 — 98,990/- — SAUDI AIRLINES — DELHI TO DELHI
21 AUG 2024 — 98,900/- — SAUDI AIRLINES — DELHI TO DELHI
BAGHDAD ZEYARAT
OCTOBER 2024
Rs.1,10,990/-
PATNA TO PATNA
حسب ضرورت عمرہ پیکج بھی دستیاب ہے۔
Makkah Hotel Within 350-400 Mtr DAR AL KHALIL AL RUSHAD
Package Includes Accommodation, Visa, Ticket, Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation, Food, Tour Assistance
Madina Hotel Within 100-150 Mtr. REYAZ AL ZAHRA
9386899468 / 7903121049 / 9507677786 / 9471655574
ARARIYA 9852382797 QARI NEYAZ
SHIEKHPURA 7909023878 EJAZ ABEDIN
PHULWARI 9334735020 ARSHAD ANSARI
DAUDNAGAR 7870055339 KHALIQ ANSARI
PATNA CITY 9905290636 Md.GUDDU
SAHARSA 9471256814 RAHMAT HUSSAIN
GAYA 6203063202 MD IDRIS
CHAPRA 8294537315 ZAID
AARAH 7838829811 YASIR ABID
MOTIHARI 6204363715 MD SAIFULLAH
JEHANABAD 7903205815 FAROOQ ANSARI
HYDERABAD 9000007663 MURAD SHAIKH
DELHI 9313452368 ABDUL JABBAR
LUCKNOW 7007430109 MD FAROOQUE
KOLKATA 9874795786 MD.USMAN

سیاچن ہندوستان کی خودمختاری اور فوجیوں کے عزم کی علامت ہے: راجناتھ

نئی دہلی، 22 اپریل (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے دنیا کے سب سے اونچے میدان جنگ سیاچن میں تعینات فوجیوں کی بہادری کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کوئی عام سرزمین نہیں ہے بلکہ ہندوستان کی خودمختاری اور عزم کی علامت ہے اور فوجیوں کی شاندار تاریخ نوجوان نسل کے لیے مشعل راہ رہے گی۔ پیر کو دنیا کے سب سے اونچے میدان جنگ سیاچن کا دورہ کرنے کے بعد مسٹر سنگھ نے کہا کہ جس طرح دہلی ہندوستان کی قومی راجدھانی ہے، ممبئی مالیاتی راجدھانی ہے اور بنگلور ٹیکنالوجی کی راجدھانی ہے، اسی طرح سیاچن ہمت، حوصلہ اور عزم کی راجدھانی ہے۔ وزیر دفاع نے خراب موسمی حالات میں ناقابل رسائی علاقوں میں تعینات فوجیوں سے بھی بات چیت کی اور علاقے میں سیکورٹی کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ ان کے ساتھ آرمی چیف جنرل منوج پانڈے، جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف، شمالی کمان کے لیفٹیننٹ جنرل ایم وی سچندرا کمار اور جنرل آفیسر کمانڈنگ 14 کور لیفٹیننٹ جنرل رشیم بالی بھی تھے۔

مہنگائی سے نجات کے لیے کانگریس کو ووٹ دیں: کھڑگے-راہل

نئی دہلی، 22 اپریل (یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور پارٹی لیڈر راہل گاندھی نے مہنگائی اور بے روزگاری سے آزادی اور تبدیلی کے لیے کانگریس کو ووٹ دینے کی اپیل کی ہے مسٹر کھڑگے نے کہا ''مہنگائی نہیں تبدیلی کا انتخاب کریں کانگریس کو ووٹ دیں۔ ہاتھ بدلے گا حالات۔'' مسٹر گاندھی نے کہا ''ملک میں بے روزگاری اور مہنگائی عروج پر ہے اور نریندر مودی کہتے ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ہے ان کے پاس 'مسائل سے بھٹکانے' کی نئی نئی تکنیکیں ہیں، لیکن جھوٹ کے کاروبار کا انجام اب قریب ہے

Gulab Jewellers
Gulab Tower Bakerganj,Patna-800 004

Tejaswi Kr. Kr.Sarraf
Mob:-7870075608
गुलाब ज्वेलर्स
گلاب جوئیلرس
SINCE 1977
ONLY 22 CT BIS 91.6
गुलाब टॉवर,बाकरगंज,पटना-800004 E-Mail:gulabjewellers157@gmail.com
Deals in Gold,Silver,Daimond,Platinum,Hallmark18ct.&22ct Jewellery
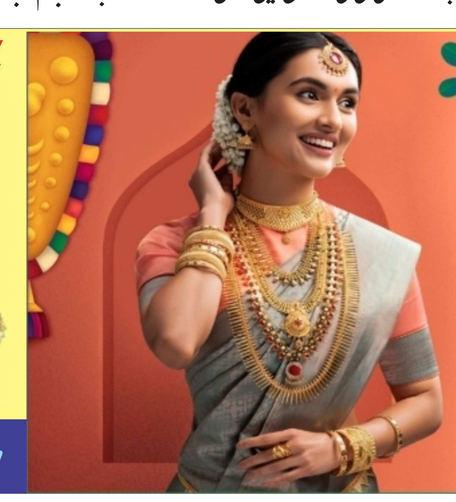

आपका विश्वसनीय दुकान
राज नंदनी ज्वेलर्स
91.22ct का जेवर 750.18ct मिलता है।
THE HALL MARK JEWELLERY SHOP
FOLLOW US:
RNJ
راج نندنی جوئیلرس
मेकिंग चार्ज शुरु Rs.401 पर ग्राम
Shop Freely with Fair Making Charges
जौहरी कॉम्पलेक्स,बाकरगंज, पटना.4 मो०.8084267378,8210775023

عمدہ زیورات کے لئے ڈائمنڈ، گولڈ، سیلور کے لئے تشریف لائیں
7707003434
Alankar Jewellers & CO
Deals in: Dimond. Gold & Silver Jewellery
AshokRajpath,Muradpur.Patna.800004

OMNISCIENT INVESTO PVT. LTD.
زمین، مکان واپارٹمنٹ میں انویسٹمینٹ و رہائش کے لئے ایک سنہرا موقع۔ جلد رابطہ کریں۔
زمین:- پٹنہ ضلع میں پھلواری شریف کے قرب جوار میں ایمس کے نزدیک، بہٹہ، سرمیرا روڈ، گونپورا ودیگر اہم مقامات
اپارٹمینٹ:- نوبہ، راجابازار، علی نگر، ہارون نگر ودیگر اہم مقامات و نقشہ کے ساتھ جدید ٹیکنولوجی کے ساتھ مکانات بنوانے کے لئے رابطہ کریں۔
9153972091, 9153972092, 9153972093, 9153972094, 9153972095, 9153972096

AL-NIMRAH HAJ UMRAH TOUR & TRAVELS
النمرہ حج وعمرہ ٹور اینڈ ٹریولس کے افتتاحی موقع پر عمرہ ٹور پیکیج میں مزید رعایت
صرف -/67786₹
حج وعمرہ کے علاوہ بیت المقدس، بغداد شریف اور دگر مزہبی مقامات کی زیارت کر کے اپنی نگاہوں کو منور اور دل کو فرحت بخشیں۔
9153972085, 9153972086, 9153972087, 9153972088, 9153972089, 9153972090

Md. Waris 9955150722 Courtesy By: Khazana JEWELLERS Opp. Anjuman Islamia Hall Muradpur, Patna-4
H.Office: Opp. Green Bazaar, Nayatola, Khagaul Road, Phulwari Sharif, Patna-801505, Bihar (India)

مرکزی ادارہ شرعیہ پٹنہ میں تعلیم کا آغاز اور جدید داخلے جاری

اپنی نسلوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت: غلام رسول اسماعیلی

پٹنہ: غلام رسول اسماعیلی خادم مرکزی ادارہ شرعیہ نے ایک پریس ریلیز بیان میں کہا کہ ۵/شوال المکرم کو عرس مخدوم جہاں علیہ الرحمہ کی تقریب کے ساتھ ادارہ شرعیہ کھولا گیا اور ۱۰ شوال المکرم یوم رضا کے موقع پر عظیم الشان اجلاس کے ساتھ باضابطہ تعلیم کا آغاز کیا گیا علمائے کرام نے امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کی دینی، ملی، علمی، سماجی، فلاحی، بیداری اور آفاقی خدمات پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شیخ الحدیث مولانا جمال انور رضوی نے درس بخاری شریف کا آغاز فرماتے ہوئے فضیلت کے طلباء کو پہلا درس دیا۔ اس پر بہار موقع پر سابق ایم پی وایم ایل سی مولانا غلام رسول بلیاوی صدر ادارہ، ناظم اعلی شاکر رضا نوری، پرنسل ادارہ مولانا قاری نوازش کریم فیضی، صدر مفتی محمد مفتی حسن رضا نوری، صدر قاضی ڈاکٹر امجد رضا امجد، شیخ الحدیث مولانا جمال انور رضوی، نائب قاضی مفتی غلام حسین ثقافی، حافظ فخر الدین، مفتی وسیم اختر، مفتی غلام سرور، مفتی غلام اختر، مفتی عبدالباسط، مفتی غلام رسول اسماعیلی، مولانا راشد، حافظ معراج، حافظ اکمل، حافظ اکبر، جناب آصف رضا، غلام مصطفی، جناب مسعود، ماسٹر بیدار اور جناب صدرالدین سمیت ادارہ شرعیہ کے جملہ اساتذہ واسٹاپ شریک محفل تھے۔

انہوں نے کہا کہ ادارہ کے منتظمہ اور اراکین نے وقت اور حالات کے پیش نظر کچھ دنوں کیلئے جدید داخلے جاری رکھے ہیں۔

واضح رہے کہ ادارہ شرعیہ کے قیام کے لئے قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے اپنے دور کے صف اول کے مشاہیر علمائے کرام اور مشائخ اہلسنت کی تائید وحمایت سے 1968ء/1388ھ میں بہار کے ضلع سیوان کی سرزمین پر سہ روزہ سنی صوبائی کانفرنس مورخہ 10، 11، 12 مئی 1968ء کا انعقاد کیا اور اس کے آخری اجلاس میں باتفاق رائے عامہ ادارہ شرعیہ کا قیام عمل میں آیا۔

ادارہ شرعیہ کے قیام پر اس کے اغراض مقاصد اور نظام قضا پر مشتمل ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس پر اکابرین ملت اسلامیہ نے دستخط فرمایا اور

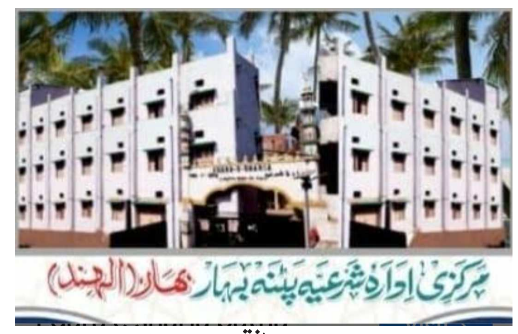

تجربہ کے طور پر اس کا دائرہ کار غیر منقسم صوبہ بہار رکھا گیا۔ 14 مئی 1968ء کو پہلے پہل نور منزل، دریاپور، سبزی باغ، پٹنہ میں ادارہ شرعیہ کے دفتر کا افتتاح ہوا۔ کرایہ کے مکان سے شروع ہونے والا یہ آفاقی تنظیمی ادارہ مختلف سنگ لاخ شاہراہوں سے گزرتا ہوا نوگھروا سلطان گنج پٹنہ میں تقریبا ڈیڑھ کٹھہ خطہ اراضی حاصل کیا پھر دیکھتے ہی دیکھتے ادارہ شرعیہ اپنی عمارت میں منتقل ہوگیا۔

آج الحمدللہ مرکزی ادارۂ شرعیہ کی بلند وبالا چار منزلہ عمارت اپنے ۱۵ ر شعبوں کے ساتھ اپنے مخلصین ومعاونین و متعلقین کو دعوت نظارہ دے رہی ہے اس کے ساتھ ہی کھجوربنہ سلطان گنج میں باضابطہ ۱۰ رکٹھہ زمین خرید کر ادارہ کی جدید شاندار چار منزلہ عمارت تیار کردی گئی جہاں ابھی حفظ وقرأت کے ساتھ فضیلت تک ساڑھے تین سو طلبا زیر تعلیم ہیں جن کے قیام وطعام علاج ومعالجہ کا معقول انتظام ہے۔ اس جدید عمارت کا ایک حصہ صدر ادارہ غازی ملت حضرت مولانا غلام رسول بلیاوی صاحب کے ممبر آف پارلیامنٹ کی یادگار ہے۔ مغربی جانب کی تعمیر میں عوام اہلسنت کے تعاون کے ساتھ الحاج سید ثناء اللہ رضوی کے ایثار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جس میں ایک شاندار سیمینار ہال بنام ”علامہ ارشدالقادری رئیس القلم سیمینار ہال“ اس عمارت کی شان کو دوبالہ کر رہا ہے۔ وہیں ایک لائبریری ملک العلماء حضرت علامہ ظفرالدین علیہ الرحمہ کے نام سے ایم ایل سی فنڈ کی رقم سے تعمیر ہوئی جو بلیاوی صاحب کے جماعتی درد کا احساس دلاتا ہے۔ یعنی اب ادارہ شرعیہ تعمیری تعلیمی اور تنظیمی تینوں اعتبار سے ایک ایسا مثالی ادارہ بن چکا ہے جس کو بطور نظیر پیش کیا جارہا ہے۔ اراکین ادارہ ومفتیان وقاضیان اور اساتذہ کی کڑی محنت اور غازی ملت علامہ غلام رسول بلیاوی صاحب کی توجہ خاص سے ہر سال شعبہ افتاء وفضیلت وحفظ و قرآت کے متعدد تعداد میں نونہالان اسلام دستار وسند حاصل کر کے ملک و بیرون ملک کے طول وعرض میں ہر محاذ پر دینی، ملی، سماجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور ماشاءاللہ امسال ۲۰۲۴ میں شہزادہ حضور تاج الشریعہ حضور قائد ملت کے بدست ۴۹ بچوں کو دستار وسند سے نوازا گیا۔

انہوں نے کہا کہ اپنی نسلوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنا وقت اور مستقبل کی اہم ضرورت ہے۔ کسی بھی قوم یا معاشرے کے لئے تعلیم ترقی اور ان کے زوال کی وجہ بنتی ہے۔

اس وقت ہمیں بہت سارے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، یہ فتنوں کا دور ہے، ہر جگہ ہزاروں قسم کے فتنے سر اٹھا چکے ہیں۔

برائیوں وبے حیائیوں کے عروج کا فتنہ، اولاد کی بے راہ روی وبے دینی ونافرمانی کا فتنہ، عورتوں کی نافرمانی وناشکری کا فتنہ، مال ودولت کی فراوانی کا فتنہ، بدعقیدوں اور بدمذہبوں کا فتنہ، شرک وبدعات وخرافات کا فتنہ، عیش پرستی وعیاشی کا فتنہ، الحاد وبے دینی کا فتنہ نیز ملک عزیز میں ہمارے وجود کے ختم کا فتنہ ان سارے فتنوں کے سدباب کے لئے تعلیم واحد ذریعہ ہے۔ لہذا اپنی اولاد میں سے کم از کم دو یا ایک کو ضرور حافظ، قاری، عالم، فاضل اور مفتی بنائیں۔

آپ کی نسلوں کے مستقبل کی تابناکی کا ضامن مرکزی ادارہ شرعیہ آپ سے توقع رکھتا ہے۔

اپنے بچوں کا داخلہ کرائیں اور سعادت دارین سے مالامال ہوں۔

مزید جانکاری کیلئے رابطہ کریں۔

ارریہ لوک سبھا سے کل 9/امیدوار انتخابی میدان میں برقرار

کل نام واپسی کے آخری دن مقررہ وقت تک کسی نے اپنا نام نہیں لیا واپس:-عنایت خان

ارریہ:-(مشتاق احمد صدیقی)

ارریہ پارلیمانی حلقہ نمبر 09 کے تیسرے مرحلے میں ووٹنگ کی تاریخ 07 مئی 2024 کو مقرر ہے، الیکشن کمیشن آف انڈیا کے طے کردہ شیڈول کے مطابق پرچۂ نامزدگی کی تاریخ 12 اپریل 2024 سے 19 اپریل 2024 تک مقرر کی گئی تھی، جس کے بعد گزشتہ 20 اپریل 2024 کو کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کی گئی، جانچ پڑتال کے بعد کل 29 نامزد امیدواروں میں سے 20/ امیدواروں کی پرچۂ نامزدگی مختلف کمیوں کے سبب رد کر دیئے گئے تھے جبکہ 09 امیدواروں کو بالترتیب نامزد کیا گیا تھا (i) قومی سطح پر تسلیم شدہ اور ریاستی سیاسی جماعتوں کے امیدواروں میں، بہوجن سماج پارٹی سے شری غوث الاعظم، بھارتی جنتا پارٹی سے شری پردیپ کمار سنگھ، راشٹریہ جنتا دل سے شری شاہنواز عالم (ii) رجسٹرڈ سیاسی جماعتوں (قومی طور پر تسلیم شدہ اور ریاستی سیاسی جماعتوں کے علاوہ) کے ممبران میں بھارتیہ مومن فرنٹ سے محمد اسماعیل، دی نیشنل روڈ میپ پارٹی آف انڈیا سے شری جاوید اختر، (iii) دیگر آزاد امیدواروں میں اکھلیش کمار، مشتاق عالم، محمد مبین الحق، شری شتروگھن پرساد سمن کے کاغذات نامزدگی منظور کر لیے گئے اور بقیہ 20 امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مختلف غلطیوں کی وجہ سے مسترد کر دیئے گئے۔ یہ تمام جانکاریاں الیکٹورل آفیسر 09 ارریہ پارلیمانی حلقہ کم ضلع مجسٹریٹ محترمہ عنایت خان نے کلکٹریٹ میں واقع اپنے چیمبر میں منعقد ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ مختلف اخباری نمائندوں کو دی، آپ نے مزید بتایا کہ جن امیدواروں کے پرچۂ نامزدگی رد ہوئے ہیں ان میں سے کسی پرچے میں ایک اور کنہیں کے پرچۂ نامزدگی میں کئی غلطیاں تھی اور پرچۂ نامزدگی کے بعد امیدواروں کو بتا دیا گیا تھا کہ اسکٹنی کی تاریخ کو دس بجے تک آکر اپنی غلطی کی اصلاح کر لیں، مگر آخری وقت تک کوئی بھی امیدوار اپنی غلطی کی اصلاح کے لئے متعلقہ آفس تک نہیں پہنچے، آخرکار الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایت کے مطابق ان کے پرچۂ نامزدگی رد کر دیئے گئے۔ انتخابی نشانات کے متعلق پوچھے جانے پر محترمہ عنایت خان نے بتایا پریس ریلیز کے ذریعہ آپ لوگو کو اسی تفصیلات فراہم کرادی جائے گی۔

12 ویں پاس نوجوانوں کی 3712 عہدوں پر زبردست بحالیاں

اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار فارم بھر سکیں گے: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ (اسٹاف رپورٹر) اسٹاف سلیکشن کمیشن (ایس ایس سی) نے کمبائنڈ ہائر سکنڈری (2+10) سطح کے لئے درخواست طلب کئے ہیں۔ اس کے تحت زیریں درجہ کلرک (ایل ڈی سی) جونیئر سچیوالیہ سہایک (جے ایس اے) اور ڈاٹا انٹر آپریٹر سمیت کل 3712 عہدوں پر بحالی کی جائے گی۔ عہدوں کی تعداد میں کمی یا اضافہ بھی ہوسکتا ہے۔ بارہویں امتحان پاس کر چکے نوجوان ان عہدوں کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ یہ باتیں ماہر تعلیم و سابق بی پی ایس سی چیئر مین امتیاز احمد کریمی نے اہلیت رکھنے والے نوجوانوں کے مفاد میں بتائی ہیں۔ کمیشن نے آن لائن بحالی کا عمل شروع کر دیا ہے۔ خواہش مند امیدوار کمیشن کی نئی ویب سائٹ ssc.gov.in پر ون ٹائم رجسٹریشن (او ٹی آر) کرالیں کیوں کہ پرانی ویب سائٹ ssc.nic.in پر او ٹی آر منظور نہیں ہے۔ آن لائن فارم بھرنے کی آخری تاریخ 7 مئی 2024 مقرر ہے۔ عہدے اور اہلیت سے متعلق تفصیلی جانکاری ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ان عہدوں کے لئے کمپیوٹر بیسڈ دو تحریری امتحان (ٹیئر-1 اور ٹیئر-2) ہوں گے۔ سبھی سوالات ملٹی چوائس ہوں گے۔ فارم بھرنے کی فیس جنرل زمرہ کے لئے صرف 100 روپے ہے جب کہ دیگر کے لئے کوئی فارم فیس نہیں ہے۔ عمر کی کم سے کم حد 18 سال جب کہ زیادہ سے زیادہ 27 سال ہے۔ جناب کریمی نے کہا کہ اہل امیدوار دل و جان سے محنت کریں۔ محنت سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ محنت کبھی رائیگاں اور اکارت نہیں جاتی۔ انشاء اللہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

قرآن مجید پوری کائنات کیلئے ایک مستحکم قانون کی کتاب ہے۔ عبدالجبار ندوی

سہرسہ (ایس این بی) مولانا عبدالجبار ندوی مہتمم جامعہ تقویت الایمان نوہٹہ سہرسہ نے کہا ہے کہ

قرآن کی فضیلت اور حامل قرآن کا اللہ کے نزدیک کیا اعجاز واکرام ہے وہ ظاہر ہے پوری کائنات میں اللہ نے اپنے کلام کو وہ مقام ومرتبہ عطا کیا ہے جس کی کوئی نظیر نہیں قرآن اللہ کی ایسی روشن کتاب ہے جس کے ذریعہ مردہ دلوں کو زندگی بخشتی ہے اور لوگوں کو صراط مستقیم پر چلانے میں تقویت عطا کرتی ہے اور ایمان والوں کیلئے دلوں میں تقوی اور خشیت الٰہی پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے ایمان والوں کا تعلق اللہ سے مستحکم کرتا ہے۔ اور حامل قرآن کیلئے اللہ کہے گا کہ قرآن پڑتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا تیرا مقام ومرتبہ وہیں ہے جہاں آخری آیت پر پہونچے

گاڑی تلاشی کے دوران بیرگاچھی پولس کو ملی کامیابی

پک اپ وین کے تہ خانے سے 612 لیٹر انگریزی شراب برآمد

ارریہ (مشتاق احمد صدیقی) ارریہ ضلع کے بیرگاچھی او پی کی پولس اہلکاروں کو بڑی کامیابی ملی ہے، بیرگاچھی او پی نے خفیہ اطلاع کی بنیاد پر بیرگاچھی پٹرول پمپ کے قریب کرساکانٹا موڑ پر گاڑی تلاشی کے دوران ایک پک اپ وین سے 612 لیٹر انگریزی شراب برآمد کرلیا۔ بیرگاچھی پولس نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ایک پک اپ وین میں شراب لے کر بیرگاچھی چوک ہوتے ہوئے نامعلوم مقام کی طرف جا رہے تھے۔ گاڑیوں کی چیکنگ کے دوران بیرگاچھی پٹرول پمپ کے قریب کرساکانٹا موڑ پر گاڑی روک کر چیک کیا گیا تو پک اپ وین میں بنے تہ خانے سے 612 لیٹر شراب برآمد ہوئی۔ اس سلسلے میں گاڑی میں موجود مجرم راجہ سنگھ عمر 22 سال اور نتیش سنگھ عمر 20 سال ساکن گروم بستی وارڈ نمبر 3 سلی گوڑی دارجلنگ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پریس کانفرنس کر ایس ڈی پی او رام پکارے اور بیرگاچھی او پی کے صدر کماری جولی نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ اس سلسلے میں مقدمہ درج کر کے ضروری کارروائی کی جاچکی ہے۔

نوجوان کو دن دیہاڑے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

نڈر مجرموں نے نوجوان کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ جبکہ ایک نوجوان معمولی زخمی ہوا ہے۔ یہ واقعہ سوموار کی شام تقریباً چار بجے خواجہ کلاں تھانہ علاقے کے گورائیہ مٹھ کے صدر گلی کے قریب پیش آیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی کھجیکلاں سمیت دیگر تھانوں کی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور واقعہ کی تفتیش شروع کردی۔ متوفی نوجوان کی شناخت موتا جو کے نام سے ہوئی ہے، جو اسی تھانہ علاقے کے شیخہ کے علاقے روزا کا رہنے والا ہے۔ تاہم، گولی لگنے کے بعد، مقامی لوگ اسے علاج کے لئے پی ایم سی ایچ لے گئے۔ جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ واقعے کے بعد صدر گلی میں واقع مارکیٹ کی تمام دکانیں بند کردی گئیں۔ پولیس لوگوں کو دکان کھولنے پر راضی کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ڈی ایس پی-2 ڈاکٹر گورو کمار نے بتایا کہ اس واقعے میں دو افراد کو گولی لگی ہے۔

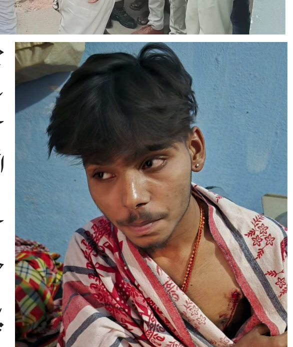

جس میں موتا جو جاں بحق ہو گئے ہیں۔ جبکہ دوسرے زخمی انمول کمار کا علاج چل رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جائے وقوعہ کے تمام مقامات پر تفتیش کی جارہی ہے۔ آس پاس کی سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی جارہی ہے۔ سائنسی شواہد بھی اکٹھے کیے جارہے ہیں۔ شرپسندوں کی گرفتاری کے لیے علاقے میں چھاپے مارے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال واقعہ کی وجہ واضح نہیں ہے۔ پولیس وجہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق پیر کی صبح گائگھاٹ کے قریب سے موتا جو کی موٹر سائیکل چوری ہوگئی۔ جس کی تحریری شکایت عالم گنج تھانے میں درج کرائی گئی۔ شام چار بجے کے قریب صدر گلی میں کسی نے اسے فون کیا کہ آپ کی موٹر سائیکل آگئی ہے۔ اس کے بعد جیسے ہی وہ وہاں پہنچتا ہے۔ پھر اس کی مجرموں سے ہاتھا پائی ہوئی اور مجرموں نے اسے دو گولیاں ماریں اور وہاں سے فرار ہو گئے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ جائے واردات کے قریب کھلے عام شراب فروخت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جوئے اور قیاس کا کاروبار بھی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ متوفی موتا جو کی صدر گلی میں ہی آرٹیفیشل جیولری کی دکان تھی۔

موٹر سائیکل سوار ملزمان نے دن دیہاڑے گن پوائنٹ پر 6 لاکھ 93 ہزار روپے لوٹ لئے

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

موٹر سائیکل پر سوار چار مجرموں نے دن دیہاڑے 7 لاکھ روپے کی ڈکیتی کر کے پولیس کو کھلا چیلنج کیا۔ یہ واقعہ بائی پاس تھانہ علاقہ کے گروگوبند سنگھ لنک پاتھ کے آراوبی میں پیش آیا۔ جہاں پیر کی سہ پہر موٹر سائیکل سوار چار مجرموں نے بندوق کی نوک پر ایمیزون کمپنی کے عملے سے 6 لاکھ 93 ہزار روپے لوٹ لیے اور ہتھیار ہوا میں لہراتے ہوئے فرار ہو گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی تھانہ بائی پاس سمیت تھانہ چوک کی پولیس نے موقع پر پہنچ کر تفتیش شروع کردی۔ جائے وقوعہ پر پہنچے پٹنہ سٹی کے ڈی ایس پی-2 ڈاکٹر گورو کمار نے کہا کہ متاثرہ کا بیان ریکارڈ کرنے کے بعد واقعہ کی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ آس پاس نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی بھی جانچ کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر سائنسی پہلوؤں کی بنیاد پر بھی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایمیزون کمپنی کا ملازم وویک کمار پیر کی دوپہر چوک پر واقع بینک میں ایک بیگ میں 6 لاکھ 93 ہزار روپے جمع کرانے جارہا تھا۔ تب آراوبی پر بائک پر سوار چار مجرموں نے گن پوائنٹ پر وویک سے پیسوں سے بھرا بیگ چھین لیا اور بھاگ گئے۔ واقعہ کے بعد وویک نے بائی پاس پولیس اسٹیشن کو اطلاع دی تھی۔ بائی پاس تھانے کے انچارج راجیش کمار جھا نے بھی واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج کی بھی جانچ کی جارہی ہے۔

آنے والے انتخابات میں اپوزیشن کی لنکا جلانے کا عہد کریں وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے

ممبئی، 22 اپریل (یو این آئی) مہاراشٹرا کے احمد نگر لوک سبھا حلقہ سے مہایوتی کے امیدوار ڈاکٹر سوجے وکھے پاٹل کے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے بعد ریاستی وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کہا کہ ہنومان نے لنکا کو جلا تھا کل ہنومان جینتی ہے۔ اس موقع پر رائے دہندگان اپوزیشن کی لنکا جلانے کا عہد لیں۔ وزیر اعلیٰ نے اپوزیشن پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ڈرامہ کر کے کوئی الیکشن نہیں جیت سکتا۔ اس کے لیے کام کرنا ہوگا، وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے یقین ظاہر کیا کہ ڈاکٹر سوجے وکھے پاٹل کی جیت یقینی ہے۔ امیدوار سوجے ویکھے پاٹل کے دادا وٹھل راؤ ویکھے پاٹل نے اس ملک میں کوآپریٹیو شعبے کے بیج بوئے تھے۔ اس بیج کو آنجہانی بالا صاحب وِکھے پاٹل اور رادھا کرشن وِکھے پاٹل نے پودے سے بڑھ کر برگد کا درخت بنا دیا۔ اب ڈاکٹر سوجے کو اس روایت کی وراثت مل رہی ہے۔ سوجے ویکھے پاٹل اسے آگے لے جارہے ہیں۔ لوک سبھا میں وہ اس پارلیمانی حلقہ کے ساتھ ساتھ ریاست کے مسائل بھی اٹھاتے ہیں۔ یہاں کی تاریخ یہ ہے کہ ووٹر بھی پڑھے لکھے اور مہذب امیدواروں کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اور ڈاکٹر سوجے پاٹل کے نام کی جئے ہے۔

ریاست تلنگانہ میں مویشیوں کی غیر قانونی اسمگلنگ کے خلاف لڑائی نے روشنی کی کرن دیکھی، جس میں معزز عدالت نے مویشی مافیا کے خلاف سخت کارروائی کا مشورہ دیتے ہوئے اور بچائے گئے گوشوں کی پرورش اور دیکھ بھال کے لیے دھیان فاؤنڈیشن کی کوششوں کی حمایت کی

14 دسمبر 2023 کو 3- گاڑیوں میں 68 گایوں اور بیلوں کو غیر قانونی ذبح کرنے کے لیے اسمگل کیا جارہا تھا رگھوناتھ پلی PS (ایف آئی آر نمبر 0285 آف 2023) نے ضبط کیا اور دیکھ بھال اور تحفظ کے لیے دھیان فاؤنڈیشن (DF) گوشالا کے حوالے کر دیا۔ ملزمین، یعنی محمد یعقوب پاشا، محمد۔ صدام حسین اور ایلا بونیا مہیش نے، گاؤنش اور گاڑی کی رہائی کے لیے درخواست دائر کی، Crl.M.P.NO.1295 آف 2023 جنگاؤں کی عدالت میں۔ ڈی ایف نے اپنا جواب داخل کیا اور مذکورہ درخواست میں دلیل لکھی اور 6 فروری کو عدالت نے 61 گاؤنش کو دھیان فاؤنڈیشن گوشالا کی تحویل میں دے دیا۔ عدالت نے گاڑی کے مالک کو نقل وحمل، مویشیوں کی صحت کے معائنے، ٹیگنگ، ابتدائی طبی امداد کے ساتھ ساتھ ان کی دیکھ بھال کے لیے یومیہ خرچہ ضبطی کی تاریخ سے ادا کرنے کی ہدایت کی۔ مافیا نے سیشن کورٹ میں اپیل کی لیکن معزز عدالت نے ان کی درخواست مسترد کردی جس نے نچلی عدالت کے حکم کو برقرار رکھا۔ ”یہ بڑی خوشی اور گہرے اطمینان کی بات ہے جب ہماری کوششوں کا نتیجہ نکلتا ہے۔ تازہ ترین معاملے میں، جہاں 14 دسمبر 2023 کو رگھوناتھ پلی پی ایس، ایف آئی آر نمبر کے ذریعے 68 گاؤنش بشمول گائے اور بیل کو تین گاڑیوں میں غیر قانونی طور پر ذبح کرنے کے لیے لے جایا جارہا تھا، پکڑا گیا۔ 0285، سال 2023 اور دیکھ بھال اور تحفظ کے لیے دھیان فاؤنڈیشن گوشالا کے حوالے کیا گیا، نچلی عدالت کے ساتھ ساتھ سیشن کورٹ نے ہمارے حق میں حکم جاری کیا ہے“، دھیان فاؤنڈیشن کے ہریش رضا کار کہتے ہیں۔ دھیان فاؤنڈیشن (DF)، اپنی نوعیت کی واحد این جی او ہے، جو کئی سالوں سے گوونش کو ایک اذیت ناک، غیر انسانی اور غیر قانونی قتل سے بچانے کے لیے یہ سب کچھ خود کر رہی ہے۔ یہ واحد تنظیم ہے جو سرحدوں پر بی ایس ایف کے ذریعہ پکڑے گئے مویشیوں کو پناہ دینے اور ان کی دیکھ بھال میں بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے ساتھ کھڑی ہے۔ فی الحال، ڈی ایف ملک بھر میں اپنی 47 سے زیادہ گوشالوں میں 000,80 سے زیادہ گوونشوں کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

جماعت اسلامی ہند جالنہ کے *عید ملن پروگرام* میں برادران اسلام سے وطنی بھائیوں کے ساتھ کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل

ہمارا ملک بھارت الگ الگ دھرم اور ذاتی برادری کا ملک ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے ملک میں لوگ برسوں سے انکیتا میں ایکتا کے ساتھ گنگا جمنی تہذیب کا مظاہرہ کرتے ہوئے رہ رہے ہیں۔ اسی مقصد کے تحت انسانوں کے درمیان محبت، اخوت، بھائی چارے کی فضا کو تقویت دینے اور تمام انسانوں کے پالن ہار کے محبت کے پیغام کو انسانوں تک پہنچانے کی غرض سے بتاریخ 23 اپریل بروز منگل بعد نماز مغرب 30:07 بجے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ہال نزد دیپک ہاسپٹل قدیم جالنہ میں جماعت اسلامی ہند جالنہ کی جانب سے *عید ملن پروگرام* بعنوان *اسلام اور پیغام محبت* رکھا گیا ہے، جس میں برادران وطن کے مذہبی ذمہ داران اور مفکر خصوصی *محترم انجنیئر واجد قادری صاحب اورنگ آباد* *اسلام اور پیغام محبت* اس عنوان کے تحت خطاب فرمایں گے انشاءاللہ- جماعتِ اسلامی ہند جالنہ کی جانب سے برادران اسلام سے پرخلوص درخواست ہے کہ وہ اپنے روابط کے وطنی بھائیوں کے ساتھ کثیر تعداد میں *عید ملن* پروگرام میں شرکت فرمائیں۔

منی پور میں 11 پولنگ اسٹیشنوں پر دوبارہ پولنگ جاری

امپھال، 22 اپریل (یو این آئی) منی پور میں لوک سبھا انتخابات کے پہلے مرحلے کے دوران 19 اپریل کو شر پسندوں کے ووٹروں کو دھمکانے، الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) کو تباہ کرنے اور گولی باری سے بھڑکے تشدد کے بعد انر منی پور پارلیمانی حلقہ کے تحت 11 پولنگ اسٹیشنوں پر پیر کو دوبارہ پولنگ

کرائی جا رہی ہے۔ ریاستی الیکشن کمیشن کے ذرائع کے مطابق، کھورئی اسمبلی حلقے میں موئرنگ کمپوساجیب اپر پرائمری اسکول اور ایس ایو بی پرائمری اسکول (ایسٹ ونگ)، کھیتری گاؤ 4، اور یپوک 3 اور تھونگجو اور کونتھوجم 01-01 بوتھس پر اضافی فورسز کی موجودگی کے ساتھ سخت سیکورٹی کے درمیان پولنگ صبح 7.00 بجے شروع ہوئی۔ ذات پات سے متاثر منی پور میں طے شدہ دو مرحلوں کی ووٹنگ کے پہلے مرحلے میں 19 اپریل کو الیکشن کمیشن نے انڈیا گروپ کی کانگریس پارٹی کی شکایات کے بعد ان بوتھوں پر ووٹنگ کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ کانگریس نے اپنی شکایت میں الزام لگایا تھا کہ مختلف بوتھوں پر مسلح افراد نے قبضہ کر رکھا ہے اور اس کے پولنگ ایجنٹوں اور کارکنوں کو دھمکیاں دی گئی ہیں۔

صائمہ خان و شمش تبریز رشتہ ازدواج سے منسلک معروف شخصیات نے دی مبارکباد

پٹنہ: (عظمی امام) معروف سماجی شخصیت جناب محمد شبیر زبیری صاحب کی بھتیجی صائمہ خان بنت انجینئر تنویر احمد خان، مقام علی نگر، انیس آباد ضلع پٹنہ ہمراہ عزیزم شمش تبریز ابن جناب جاوید خان مقام خلافت باغ، مہسول چوک، ضلع سیتامڑھی 17 اپریل 2024 بروز جمعرات کی شب اک شاندار تقریب ہوٹل ونڈسر اکزیبیشن روڈ پٹنہ میں رشتہ ازدواج سے منسلک ہوگئیں۔ نکاح پیر طریقت مولانا سید محمد نظر عالم، سادات پوری سیوان نے پڑھائی۔ اس مبارک تقریب میں شرکت کرنے والے معززین کے اسماء گرامی یہ ہیں معروف سماجی شخصیت ڈاکٹر محمد شاہد، جناب شبیر احمد زبیری، ڈاکٹر محمد امتیاز، ڈاکٹر اوصاف احمد ،ڈاکٹر اسد، ڈاکٹر شبیر احمد، ایڈوکیٹ اوستھی، محمد جاوید خان، ڈاکٹر شبرا احمد، صحافی حافظ اصغر امام دربھنگوی، محمد شہباز عالم، جیسی سماجی و سیاسی شخصیات موجود تھیں وہیں نوعرس جوڑے کو مبارکباد دینے والوں میں جدیو کے معروف رہنما و ضلع اوقاف کمیٹی سنی وقف بورڈ دربھنگہ کے صدر جناب حافظ محمد ابوشمہ، معروف صحافی جناب عتیق الرحمن صاحب برہی، جناب قمر العابدین، ایڈیٹر روز نامہ سہارا ایکسپریس پٹنہ، محمد مظہر امام، محمد نسیم احمد، عبدالواحد انصاری، محمد اعظم حسین، مفتی مجاہد الاسلام قاسمی، مولانا عبدالرؤف اشرفی کے نام اہم ہیں۔

کانگریس نے بہار، پنجاب کے لیے امیدواروں کا اعلان کیا

نئی دہلی، 22 اپریل (یو این آئی) کانگریس نے بہار سے پانچ اور پنجاب کی دو لوک سبھا سیٹوں کے لئے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کیا ہے۔ یہ اطلاع دیتے ہوئے کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کہا کہ پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے کی صدارت میں پارٹی کی مرکزی الیکشن کمیٹی نے ان امیدواروں کے ناموں کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بہار کے مغربی چمپارن سے مدن موہن تیواری، مظفر پور سے اجے نشاد، مہاراج گنج سے آکاش پرساد سنگھ، سمستی پور ریزرو سے سنی ہزاری، ساسارام ریزرو سے منوج کمار کو امیدوار بنایا گیا ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ پنجاب کی ہوشیار پور ریزرو سیٹ سے محترمہ یامنی گومر اور فرید پور کی ریزرو سیٹ سے محترمہ امرجیت کور سوہکے کو امیدوار بنایا گیا ہے۔

٭ بھاگلپور کے نوجوان اور این سی سی کیڈٹس نے بھاگلپور کے لیے ووٹ اور بھاگلپور کے لیے دوڑ لگا دی ٭

٭ ڈی ایم اور ایس ایس پی نے گرین سگنل دے دیا ٭ ڈی ایم اور ایس ایس پی بھی ساتھ بھاگے ٭

بھاگلپور۔ شارق آفاق۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر-کم-ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈاکٹر نول کشور چودھری نے لوک سبھا کے عام انتخابات 2024 کو آزادانہ، پرامن، منصفانہ اور خوف سے پاک ماحول میں کرانے اور بھاگلپور کے ووٹروں کی 100 فیصد شرکت کو یقینی بنانے کے لیے ۔اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شری آنند آنند کی قیادت میں بھاگلپور

کے نوجوانوں اور این سی سی کیڈٹس نے سندیش کمپاؤنڈ میں ٭ ووٹ کے لیے بھاگو اور بھاگلپور کے لیے بھاگو ٭ کے لیے دوڑ لگائی۔ اس موقع پر موجود نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر نے کہا کہ ایک وقت تھا جب سب کو ووٹ دینے کا حق نہیں تھا، جب ہم نے آزادی حاصل کی تو ہمارے آئین کے بنانے والوں نے سب کو یکساں ووٹ کا حق دیا۔ خواہ وہ کوئی بھی ذات ہو، کوئی بھی مذہب ہو، کوئی بھی طبقہ ہو، سب ووٹ کی قدر وہی ہے۔ ذرا سوچئے کہ ان دنوں جب ہمیں ووٹ کا حق حاصل نہیں تھا تو ہمارے ذہنوں میں کتنا جرم ہوگا۔ آج ہم سب کو ووٹ کا حق مل گیا ہے اس لیے اس کا استعمال ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ بہار کے لوگ سب سے زیادہ محنتی ہیں لیکن جب میں نے اخبار کی سرخیوں میں پڑھا کہ بہار میں ووٹنگ فیصد سب سے کم ہے تو مجھے بہت دکھ ہوا۔ ہوا انہوں نے کہا کہ ہمارے نوجوان معاشرے میں انقلاب لا سکتے ہیں۔ آپ کو اپنے خاندان اور معاشرے کے تمام ووٹروں کو 26 اپریل کو ووٹ ڈالنے کی ترغیب دینی ہوگی اور انہیں ووٹ ڈالنا ہوگا، تاکہ بھاگلپور کا وقار بڑھ سکے۔ اگر آپ ووٹ نہیں دیتے تو ملک کی ترقی کے لیے کوئی بھی فیصلہ لیا جاتا ہے، اس وقت آپ پچھتائیں گے کہ میں اس فیصلے میں شامل نہیں ہوں۔ لہذا اپنے ملک کی تعمیر میں شامل ہوں اور اپنا ووٹ ایک اینٹ کی طرح ڈال کر اپنا حصہ ڈالیں۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ذرا ان خوابوں کے بارے میں سوچیں جو ہمارے آزادی پسندوں اور شہداء نے ملک کی آزادی کے لیے لڑتے ہوئے دیکھا تھا کہ ہم اپنی حکومت خود بنائیں گے اور اپنے نمائندے خود منتخب کریں گے۔ اگر ہم نے ووٹ نہیں دیا تو ان کی روح کو تکلیف ہوگی۔ اس لیے جنہوں نے وطن کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور سخت اذیتیں برداشت کیں۔ اپنے آزادی کے متوالوں اور شہداء کو حقیقی خراج عقیدت یہ ہوگا کہ ہم 26 اپریل کی صبح 7 بجے گھر سے نکلیں اور ووٹ ڈالیں۔ ہم صرف اپنے لیے ووٹ نہیں دیتے، ہم اپنے بچوں کے مستقبل کے لیے بھی ووٹ دیتے ہیں، ہمارا تعلیمی نظام کیسا ہوگا، روزگار کیسا ہوگا، وہ شخص کیسا ہوگا جو ہم پر حکومت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ تصور کریں کہ خاندان میں کب کوئی فیصلہ لیا جاتا ہے اور اگر آپ اس میں شامل نہیں ہوتے۔ اگر آپ جائیں گے تو آپ سے نہ پوچھا جائے تو کتنی پریشانی محسوس ہوتی ہے، آج 26 اپریل کو اس ملک کا سب سے بڑا پنچایت فیصلہ ہونے والا ہے اور اگر آپ اس میں شامل نہیں ہوئے تو آپ کو کیسا لگے گا۔ اس لیے آپ سب سے اپیل ہے کہ بھاگلپور کا ہر ووٹر 26 اپریل کو اپنے گھر سے باہر نکل کر اپنا ووٹ ڈالے اور جمہوریت کے اس عظیم تہوار میں اس مہا پنچایت کے فیصلے میں خود کو شامل کرے۔ اس موقع پر جوائنٹ ڈائرکٹر پبلک ریلیشن ناگیندر کمار گپتا نے کہا کہ ہمارے آزادی پسندوں، ہمارے شہیدوں کی روحیں اوپر سے دیکھیں گی کہ جس ملک کی آزادی کے لیے ہم نے اتنے اذیتیں برداشت کیں اور اتنے دن جیل میں گزارے، وہ ووٹ ڈالنے کے لیے پولنگ بوتھ پر 10 منٹ تک کھڑے رہے۔ زندہ نہ رہ سکے تو کتنا درد محسوس کریں گے۔ پولنگ سٹیشنز پر ہر قسم کی سہولیات دستیاب ہیں۔ ٹھنڈا پانی، انتظار کے لیے بیٹھنے کا انتظام، بیت الخلاء۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ 26 اپریل کو صبح 7:00 بجے سے شام 6:00 بجے تک اپنے پولنگ اسٹیشن پر جائیں اور اپنا قیمتی ووٹ کاسٹ کریں۔ ریلی سندیش کمپاؤنڈ کے گرد گھوم کر روانگی کے مقام پر دوبارہ جمع ہوئی۔ اس موقع پر ریلی میں شریک این سی سی کیڈٹس اور جوانوں کی جانب سے ووٹر بیداری سے متعلق نعرے لگائے گئے: ٭ پہلے ووٹ، پھر ریفریشمنٹ ٭ ٭ میرا ووٹ میرا حق ٭ ٭ 26 اپریل کو ووٹ ضرور دیں ٭ ٭ 26 اپریل کو ووٹ ڈالیں گے۔ بھاگلپور ٭ وغیرہ اس موقع پر بھاگلپور میونسپل کارپوریشن کے میونسپل کمشنر مسٹر نتن کمار سنگھ، سب ڈویژنل آفیسر صدر دھننجے کمار، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مسٹر اجے کمار چودھری، این سی سی سے کرنل مسٹر دنیش کمار پاٹھک، سینئر ڈی سی آئی مسز سیما، صوبیدار۔ باگل ایس۔ کی سٹی منیجر مسٹر ونے کمار اپادھیائے، مسٹر آکاش کمار، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر سوشل بھاگلپور، ڈسٹرکٹ سویپ آئیکن مسٹر اجے اتل اور متعلقہ افسران۔ موجود تھا۔

2014 اور 2019 کے بعد پھر کھلے گا 2024 میں کمل، طفیل احمد قادری

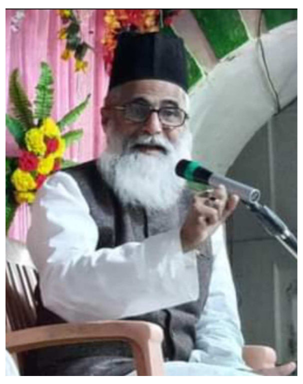

پٹنہ 22 / اپریل (پریس ریلیز) بہار بی جے پی اقلیتی مورچہ کے سابق صدر اور سینئر مسلم رہنماء، شعلہ بیاں مقرر، کہنہ مشق سیاست داں جناب حضرت علامہ و مولانا طفیل احمد خان قادری نے پارلیمانی انتخاب 2024ء کی مناسبت سے ریاست کے مختلف پارلیمانی حلقوں کا اپنے رفقاء کے ساتھ دورہ کرنے کے بعد جاری پریس بیان میں کہا کہ 2014 اور 2019 کے بعد اب پھر 2024 میں چارسو کے پار پارلیمانی حلقوں میں کمل کھلے گا اور ملک کو شری مان نریندر مودی جی کی قیادت میں حوصلہ مند حکومت ملے گی جناب طفیل احمد خان قادری نے کہا کہ لوگ 4 / جون کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں تیسری بار شری مان نریندر مودی جی کے وزیر اعظم بنتے ہی پورا دیش پردیش خوشیوں سے جھوم اٹھے گا 2024 پارلیمانی انتخاب میں پارٹی کو بھاری اکثریت سے کامیابی دلانے کیلئے پورے ملک سمیت صوبہ بہار میں لوگوں کے اندر کافی جوش وخروش اور بیداری ہے انہوں کہا کہ مرکز کی شری مان نریندر مودی حکومت کی کارکردگی کے نو سال کو ملک میں سابق صدر جمہوریہ جناب اے پی جے عبدالکلام اور شری اٹل بہاری واجپائی جی کے رہنما اصولوں پر قائم رہ کر عظیم قوت بننے کے ساتھ ہی سیوا، شوشاسن اور غریب کلیان کی نظر سے بھارت سمیت پوری دنیا دیکھ رہی ہے اس موقع پر انہوں نے جاری اپنے پریس بیان میں کہا کہ ملک کی عوام کو عموماً اور مسلمانوں سمیت تمام اقلیت برادری سے خصوصاً اپیل ہے کہ وہ ملک، ریاست اور سماج کے مفاد میں بی جے پی سے قریب آئیں اور نام نہاد سیکولر پارٹیوں کے گمراہی و بدگمانی پھیلانے والے منصوبوں سے دور رہیں سینئر مسلم مذہبی رہنماء مولانا طفیل احمد خان قادری نے جاری اپنے پریس بیان میں کہا کہ آج ملک میں چوطرفہ ترقی ہو رہی ہے آزادی کے متوالوں کا سپنا ساکار ہو رہا ہے ملک میں ترقیاتی منصوبوں کا فائدہ آخری پائیدان پر بیٹھے لوگوں کو مل رہا ہے غیر بی جے پی حکمرانی والی ریاستوں میں مرکز سے اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لئے وزیر اعظم منصوبہ کے تحت جو رقم دی جاتی ہے اسے خرد برد کر دیا جاتا ہے یا اقلیتوں کے بجائے دوسرے منصوبوں پر خرچ کر دیا جاتا ہے اسی لئے صحیح طریقے سے مرکزی حکومت کی ترقیاتی منصوبوں کا فائدہ اقلیتوں کو نہیں پہونچ رہا ہے اور اقلیتوں کی ترقی کے بجائے غیر بی جے پی والی ریاستوں میں اقلیت سماج کے لوگوں میں بی جے پی کا خوف دیکھا کر پارٹیاں اقلیتوں کا ووٹ لیتی ہے اور اس طبقہ کیلئے کچھ نہیں کرتی جبکہ مرکزی حکومت ملک کے تمام لوگوں سمیت اقلیتوں کے فلاح و بہبود کیلئے اپنے جامع منصوبہ سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس پر پابند عہد ہے ملک میں مدرسوں کو ہائیٹیک کرنے، مدرسوں کے فارغ عالم و حافظ کو ایک ہاتھ میں قرآن تو دوسرے ہاتھ میں کمپیوٹر کے ذریعے بے روزگاری سے بچانے کیلئے بھی کاربند ہے انہوں نے کہا کہ سیکولرازم کا نعرہ لگا کر، بی جے پی کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے نام نہاد سیکولر پارٹیوں نے ملک کے اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو معاشی، سیاسی اور تعلیمی میدان میں پیچھے کیا ہے جس کی تلافی شری مان نریندر مودی جی کی سرکار کر کے رہی ہے انہوں نے کہا کہ پورے ملک میں لوگ بی جے پی کے حکمرانی کے دس سال ترقی کیلئے بے مثال ریکارڈ سے خوش ہیں شری مان نریندر مودی جی کی قیادت میں بی جے پی سرکار بغیر بھید بھاؤ کے اچھی حکمرانی کا مظاہرہ کر رہی ہے بی جے پی کے سینئر مسلم مذہبی رہنماء جناب علامہ و مولانا طفیل احمد خاں قادری جو پارٹی کے متحرک وفعال اور سابق ریاستی صدر ہیں نے بی جے پی کے مول منتر سب کا ساتھ، سب وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس سے چارسو پار کے نعرہ سے تاش کے پتوں کی طرح بکھری ہوئی اپوزیشن جماعتیں اقلیتوں کا بی جے پی کی طرف بڑھتے رجحان کو دیکھ کر رات کے اندھیرے میں مسلم اقلیت کے رہنماؤں کو بی جے پی کا خوف دیکھا کر ان کے سامنے گڑگڑا رہی ہے

شادی کی تقریب کے دوران دونوں فریقین آپس میں لڑ پڑے، لاتوں اور گھونسوں سے شدید زخمی ہو گئے اور شادی سے انکار کر دیا

بہار شریف (محمد آفتاب) تھانہ چانڈی کے گاؤں پرانچک میں دولہا اور دلہن میں جھگڑا ہو گیا جس کے بعد دلہن کے فریقین نے شادی سے انکار کر دیا۔ لوگوں کا الزام ہے کہ راجگیر کے سنگھول کے رہنے والے ارجن روی داس کے بیٹے سچن کی شادی کی بارات پرانچک گاؤں میں قلندر داس کے گھر آئی تھی، اس دوران دولہے کے نوجوانوں نے خواتین اور لڑکیوں سے بدتمیزی شروع کر دی۔ انکار کے باوجود جب وہ نہیں آئے تو گاؤں والوں نے نوجوانوں کو ہٹانا شروع کر دیا جس کے بعد آپس میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ جس کے بعد لڑکی کا فریق شادی نہ کرنے پر بضد رہا اور شادی میں ہونے والے اخراجات اور دیے گئے جہیز کی واپسی کا مطالبہ کرنے لگا جب کہ دولہے کے فریق نے الزام لگایا کہ تلک کی تقریب میں شرکت کے دوران وہ جس پر لوگوں نے ہتھیار لہرا کر فائرنگ کر دی۔ اسی غصے میں لڑائی ہوئی۔ کسی نے پولیس کو اس کی اطلاع دی۔ پولیس موقع پر پہنچ کر دولہا اور دلہن کو تھانے لے آئی جہاں آٹھ گھنٹے کی غور وخوض کے بعد دلہن کا فریق شادی کے لیے تیار ہو گیا۔ پولیس اسٹیشن کے سربراہ رویندر کمار نے بتایا کہ پولیس اطلاع پر گاؤں گئی تھی اور دونوں فریقوں کو سمجھانے کے بعد کسی نے بھی اس سلسلے میں درخواست نہیں دی تھی۔

٭ ووٹر بیداری کے لیے کینڈل مارچ نکالا جائے گا ٭ ڈی ایم، ایس ایس پی، میونسپل کمشنر، ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر سمیت تمام اہلکار مارچ کریں گے ٭

بھاگلپور۔ شارق آفاق۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر کم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈاکٹر نول کشور چودھری کی قیادت میں 22 اپریل 2024 کو ہونے والے لوک سبھا عام انتخابات 2024 کو آزادانہ، پرامن، منصفانہ اور خوف سے پاک ماحول میں کرانے اور بھاگلپور کے ووٹروں کی 100 فیصد شرکت کو یقینی بنانے کے لیے۔ منالی چوک سے کلکٹریٹ کمپلیکس بھاگلپور، کچہری چوک- ہنومان نگر کالونی- آکاشوانی- آدم پور چوک سے ہوتے ہوئے کلکٹریٹ تک مارچ کرے گا۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مسٹر آنند کمار، میونسپل کمشنر مسٹر نتن کمار سنگھ، ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر مسٹر کمار انوراگ کے ساتھ ضلع سطح کے تمام افسران/ پولیس افسران اور کلکٹریٹ خاندان کے تمام اہلکار کینڈل مارچ میں شرکت کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ

26 اپریل 2024 (جمعہ) کو بھاگلپور میں صبح 7:00 بجے سے شام 6:00 بجے تک ووٹنگ ہوگی۔ یہ کینڈل مارچ بھاگلپور کے لوگوں سے ووٹ ڈالنے کی اپیل کے ساتھ کیا جا رہا ہے، ضلع انتظامیہ ووٹروں سے یہ اپیل کرنا چاہتی ہے کہ جب ہم گھنٹوں سڑک پر مارچ کر سکتے ہیں تو کیا آپ اپنا قیمتی ووٹ ڈالنے کے لیے 15 منٹ کا وقت دے سکتے ہیں۔ پولنگ سٹیشن نہیں ہٹا سکتے؟ ہم حق حاصل کرنے کے لئے ہمارے آزادی کے متوالوں نے، ہمارے شہیدوں نے نہ جانے کتنی اذیتیں برداشت کیں، کیا ان کی جدوجہد کی وجہ سے آزادی ملی اور ہم ووٹ کا حق استعمال نہ کریں۔ اپنے آزادی کے متوالوں اور شہداء کو حقیقی خراج عقیدت یہ ہوگا کہ ہم 26 اپریل کو ووٹ کا حق استعمال کریں۔

حادثہ کی خبر ملتے ہی مسیحا بن کر موقع پر پہنچے معروف عالم

سمری بختیار پور (لطف الرحمن صمدانی علیگ) سمری بختیار پور کے نمائندہ ضلع پریشد معروف عالم نے اپنی انسانی ہمدردی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے جب انہیں معلوم ہوا کہ ماکھر ڈھالا حسین چک کے پاس ایک اسکارپیو نے ایک ٹیمپو سوار کو ٹکر مار دیا ہے جس کے بنا پر ٹمپو پر سوار لوگ کافی تعداد میں زخمی ہو گئے اس موقع پر نمائندہ ضلع پریشد معروف عالم نے حادثے کی خبر سنتے ہی موقع پر پہنچے اور زخمی افراد کو ہسپتال منتقل

کروایا اور اپنی انسانی ہمدردی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے انہوں نے تمام زخمی افراد کو ہسپتال لے کر گئے جس کی وجہ سے انہیں کافی سراہا جا رہا ہے حادثہ کی خبر ملتے ہی مسیحا بن کر موقع پر پہنچے معروف عالم کہ اس دور میں بھی کوئی اس طرح کا دل رکھتا ہے نمائندہ ضلع پریشد معروف عالم ہمیشہ سماجی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں

بھاگلپور لوک سبھا کے امیدوار اجیت شرما نے اپنی بیٹی اور مشہور سنیما اداکارہ نیہا شرما کے ساتھ شیر ماڑی بازار، پیرپینتی اور کہلگاؤں میں روڈ شو کیا

بھاگلپور لوک سبھا کے امیدوار اجیت شرما نے اپنی بیٹی اور مشہور سنیما اداکارہ نیہا شرما کے ساتھ شیر ماڑی بازار، پیرپینتی اور کہلگاؤں میں روڈ شو کیا۔ نیہا شرما نے والد اجیت شرما کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ بھاگلپور۔ شارق آفاق۔ بھاگلپور لوک سبھا حلقہ سے بھاگلپور کے معزز ایم ایل اے گرینڈ الائنس کے کانگریس امیدوار اجیت شرما نے آج پیرپینتی اسمبلی حلقہ کے پیرپینتی بلاک کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور مقامی رائے

دہندوں سے ان کے حق میں ووٹ دینے کی درخواست کرتے ہوئے حمایت حاصل کی۔ اس سلسلے میں مسٹر شرما نے مکرند پور، لکشمی پور، راج گنج، گووند پور، مہادیو ٹکر، کملچک، روشن پور، لکڑا کول، خان پور، مہر پور سبل پور، دولت پور، نیا ٹولہ، نوادہ، برہات، بابو پور، ہردیو چک، گوکل متھرا، کا دورہ کیا۔ پیلا پور، مرزا گاؤں، انگلش سگونی، گوراڈیہ، برماسیا، وشال، مانک پور، جگرناتھ پور، مہندی، ہرلا گوکھلا، موہبی، گورپور، جھرکوریا، نیلکھوٹیا، نارائن پور، سامپور چوک، سری نگر، رفعت پور، جگدیش پور، شیرمڑی۔ پینچ بازار، سندر پور، شیرماری بازار، مانک پور کالیستان، دولدولیہ کالی استھان، مدھوون، اولا پور، ودھوا، مجروہی۔ اس کے بعد مسٹر شرما نے اپنی بیٹی اور مشہور سنیما اداکارہ نیہا شرما سے شادی کی۔ کے ساتھ شیر ماڑی بازار میں روڈ شو کیا۔ وہاں سے انہوں نے نواتولی چاند پور، ہیرانند اور شیو نارائن پور میں روڈ شو کیا۔ شیو نارائن پور کے بعد ایک بار پھر محترمہ نیہا شرما کا روڈ شو کہلگاؤں کے مختلف علاقوں اور شہری علاقوں میں منعقد کیا گیا۔ جس میں ہزاروں لوگوں نے سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر کانگریس امیدوار کی حمایت کا اظہار کیا۔ اس دورے میں مسٹر شرما کے ساتھ بلاک صدر راجیش تیواری، اس موقع پر سابق ایم ایل اے آر جے ڈی، رام ولاش تیواری، رنجیت ساہ، اشوک یادو، دیو کمار یادو، اودھیش پودار، کیلاش یادو، رنجن یادو، وپن بہاری یادو، سنیل آزاد، نریش یادو، جئے پرکاش گوپ، اپیندر یادو، مرلی یادو سمیت سینکڑوں لوگ موجود تھے۔

ٹرین پکڑنے آئی خاتون کے زیورات چوری ہو گئے

بہار شریف (محمد آفتاب) بہار شریف ریلوے اسٹیشن پر شرم جیوی ایکسپریس میں سوار ہوتے ہوئے بدمعاشوں نے خاتون سے سونے کی چین چھین لی۔ بتایا جاتا ہے کہ شرم جیوی ایکسپریس سے پٹنہ جانے کے لیے خاتون بہار شریف ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو جیسے ہی وہ کرونا دیوی ٹرین میں سوار ہونے لگی خاتون کو جب احساس ہوا کہ اس کی سونے کی چین چھین لی گئی ہے تو وہ ریلوے اسٹیشن پر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، خاتون نے ریلوے انتظامیہ پر بھی سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ آنے والے دنوں میں اس ریلوے اسٹیشن پر مسافروں کی ہجوم کی فکر رہتی ہے۔ . بہار شریف ریلوے اسٹیشن صرف خدا پر منحصر ہے ریلوے اسٹیشن کے سربراہ سنجے کمار پنڈت نے کہا کہ درخواست ملنے کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

٭ مالدہ ڈویژن نے ریکارڈ وقت میں صدی پرانے اسٹیل پل کو تبدیل کیا

بھاگلپور۔ شارق آفاق۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی مسلسل کوششوں کے ایک حصے کے طور پر، مالدہ ڈویژن نے 21 اپریل، 2024 کو 5 گھنٹے مزید ایک صدی پرانے اسٹیل کو تبدیل کیا۔ بھاگلپور-ڈمکا لائن پر 30 منٹ کے ریکارڈ وقت میں پل۔ نمبر 01 بھاگلپور-بنکا/ دمکا سیکشن میں بھاگلپور اور ٹکانی اسٹیشنوں کے درمیان واقع ہے۔ اس طرح اہم کارروائیوں کو انجام دینے کے لیے محتاط منصوبہ بندی اور بے عیب عملدرآمد کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوبارہ ترتیب دینے کے کام کی بلاتعطل عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے، 21 اپریل 2024 (اتوار) کو ساڑھے پانچ گھنٹے ٹریفک اور پاور بلاک کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ کام کی پیچیدگی کے باوجود کام کو تیز کرنے کے لیے بڑی کرینیں اور مشینری استعمال کی گئی۔ کام کی جگہ پر مالدہ ڈویژن بہتر منصوبہ بندی اور مختلف محکموں کے درمیان مناسب تال میل کی وجہ سے دوبارہ

ترتیب دینے کا کام مقررہ مدت میں کامیابی سے مکمل ہوا۔ اس دوبارہ ترتیب دینے کے کام کی مقررہ مدت کے اندر کامیابی سے تکمیل مالدہ ڈویژن کی تیز رفتار انفرااسٹرکچر کی ترقی اور سیکورٹی بڑھانے کے عزم کو واضح کرتی ہے۔

روزنامہ سہارا ایکسپریس رانچی
SAHARA EXPRESS,RANCHI

’اثاثوں کی تقسیم‘ پر مودی کا مسلمانوں کے بارے میں متعصّبانہ بیان:
’مودی صرف مسلمانوں کو گالی دے کر ووٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں‘

انڈیا کے وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر حزب اختلاف کی جماعت کانگریس اقتدار میں آئی تو وہ لوگوں کی دولت کو ’دراندازوں‘ اور ’بہت سے بچے‘ پیدا کرنے والوں میں تقسیم کر دیں گے۔ بقول ان کے ’کانگریس کا منشور ہے کہ وہ ملک بھر سے لوگوں سے ان کے اثاثے لے عوام میں برابر تقسیم کریں گے۔‘ نریندر مودی نے دعوی کیا کہ کانگریس پہلے حکومت میں کہہ چکی ہے کہ ہندوستان کے اثاثوں پر مسلمانوں کا حق ہے۔ ’اس لیے اس کا مطلب ہوا کے وہ یہ اثاثے لے کر انھیں بانٹیں گے جن کے زیادہ بچے ہیں اور ’گھس بیٹھیوں‘ میں بانٹیں گے۔‘ انڈیا میں پارلیمانی انتخابات جاری ہیں، جس کے پانچ مرحلوں میں سے ابھی 4 مرحلے باقی ہیں۔ پہلا مرحلہ 19 اپریل کو ہوا تھا اور نتائج کا اعلان 4 جون کو کیا جائے گا۔ وزیر اعظم مودی کے اس بیان پر ردعمل دیتے ہوئے حزب اختلاف کی جماعتوں نے ان پر ’اسلاموفوبک بیانیہ‘ دینے کا الزام لگایا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ’میری ماؤں اور بہنوں یہ اربن نسل کی سوچ آپ کا منگل سوتر بھی محفوظ رہنے نہیں دے گی۔‘ انھوں نے کہا کہ ایک سرکار کو یہ حق نہیں ہونا چاہیے کہ وہ لوگوں کے ذاتی اثاثوں کا حساب کرے یا ان کے لے لے۔ وزیر اعظم نے اس بیانیے کو ٹویٹر پر اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے شیئر کیا لیکن وزیر اعظم کے ذاتی ویب سائٹ سے متنازع بیان کے حصے کے انگریزی ورژن کو ہٹا دیا گیا ہے۔ حالانکہ وزیر اعظم نے پیر کے روز علی گڑھ میں ایک انتخابی ریلی میں پھر سے اپنے بیانیے کو دوسرے لفظوں میں دہرایا۔ ان کے اس بیانیے کو بڑے پیمانے پر انڈیا میں مسلم اقلیت کی طرف اشارے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اس تحریر میں ایسا مواد ہے جو Twitter کی جانب سے دیا گیا ہے۔ کسی بھی چیز کے لوڈ ہونے سے قبل ہم آپ سے اجازت چاہتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ وہ کوئی مخصوص کوکیز یا ٹیکنالوجیز کا استعمال کر رہے ہوں۔ آپ اسے تسلیم کرنے سے پہلے Twitter کی پالیسی اور پرائیویسی پالیسی پڑھنا چاہیں گے۔ اس مواد کو دیکھنے کے لیے ’تسلیم کریں، جاری رکھیں‘ پر کلک کریں۔ مودی کی جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے زیر قیادت حکومت پر اکثر انڈیا کی اقلیتی برادریوں خصوصاً مسلمانوں کو نشانہ بنانے کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کا دعویٰ ہے کہ مسلم اقلیت کو امتیازی سلوک اور حملوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اور مودی کے دور حکومت میں انھیں ’دوسرے درجے‘ کے شہریوں کے طور پر زندگی گزارنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ ان الزامات کی بی جے پی تردید کرتی رہی ہے۔ مودی نے حالیہ تبصرہ ریاست راجستھان میں ایک انتخابی ریلی میں کانگریس پارٹی کے منشور کے بارے میں بات کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے الزام لگایا کہ منشور میں کہا گیا ہے کہ کانگریس انڈیا میں خواتین کے سونوں کا ’حساب‘ کرے گی اور اسے لوگوں میں دوبارہ تقسیم کرے گی۔ انھوں نے سامعین سے سوال پوچھا کہ ’کیا آپ کی محنت کی کمائی دراندازوں کو دینی چاہیے؟‘ مودی سابق وزیز اعظم منموہن سنگھ کی 2006 کی تقریر کا حوالہ دے رہے تھے، جس میں منموہن سنگھ نے اقلیتوں اور دوسرے پسماندہ طبقوں کو بااختیار بنانے کی بات کی تھی تاکہ وہ ترقی کے ثمرات میں حصہ لے سکیں اور کہا تھا کہ ملک کے وسائل پر ان طبقوں کا پہلا حق ہونا چاہیے۔ منموہن سنگھ کے بیان پر اس وقت بھی تنازع ہوا تھا جب اس وقت کی حزب اختلاف نے الزام لگایا تھا کہ حکومت مسلمانوں کو ملک کے وسائل پر پہلا حق دینا چاہتی ہے۔ اس کے بعد وزیر اعظم کے دفتر نے دہرایا تھا کہ انھوں نے ایسا صرف مسلمانوں کے لیے نہیں، بلکہ ہر پسماندہ طبقے کے لیے کہا تھا۔ انھوں نے ایک پریس ریلیز میں واضح کیا کہ وزیر اعظم کا ’وسائل پر پہلا دعویٰ‘ کا حوالہ ان تمام ’ترجیحی‘ حلقوں کے بارے میں تھا، بشمول ایس سی، ایس ٹی، او بی سی، خواتین اور بچوں اور اقلیتوں کی ترقی کے پروگرام۔ سنہ 2002 میں گجرات کے مہلک فسادات کے چند مہینوں بعد ہونے والے ریاستی اسمبلی کے انتخاباتی مہم دوران انھوں نے بھیڑ سے پوچھا کہ کیا سرکار کو ’ریلیف کیمپ چلانا چاہیے؟ کیا ہمیں بچے پیدا کرنے کے مراکز کھولنے چاہیں؟‘ نیوز پورٹل دی وائر کے مطابق انھوں نے کہا کہ ’ہم خاندانی منصوبہ بندی کو مضبوطی سے نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم پانچ، ہمارے پچیس۔ اس ترقی کا فائدہ کس کو ہوگا؟ کیا گجرات میں خاندانی منصوبہ بندی ضروری نہیں؟‘ انھوں نے مزید کہا کہ ’گجرات کی آبادی بڑھ رہی ہے، غریبوں تک پیسہ نہیں پہنچ رہا ہے؟ وجہ کیا ہے؟‘ مسلم اقلیت کو انڈیا میں اکثر اس دقیانوسی سمجھا جاتا ہے کہ وہ زیادہ بچے پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ دعویٰ مسخ شدہ ہے اور مسلمانوں کے خلاف متعصّبانہ سلوک کا وجہ بنتا ہے۔ واضح کر دیں کہ حکومتی اعداد وشمار کے مطابق مسلمانوں کی آبادی کی شرح میں ہندوؤں سے زیادہ تیزی سے کمی ہو رہی ہے

بچوں کے اندر پسندیدہ عادات ڈلوانے اور ناپسندیدہ عادتیں ترک کرانے کی تدابیر

ڈاکٹر سراج الدین ندوی، ایڈیٹر ماہنامہ اچھا ساتھی۔ بجنور، 9897334419

ہمارے بچے ہماری دولت ہیں۔ ہماری جدوجہد کا مرکز ومحور ہمارے بچے ہی ہیں۔ یہ نہ صرف ہمارا مستقبل ہیں بلکہ قوم اور ملک کا بھی مستقبل ہیں۔ بچوں کی تربیت کرنا والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے۔ ہماری ذراسی بے توجہی کے سبب بچے کے اندر بری عادات پیدا ہوسکتی ہیں اور نہ صرف اس کا مستقبل داؤں پر لگ سکتا ہے بلکہ وہ سماج، قوم اور ملک کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ والدین، سرپرستوں اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ بچہ کی ہر حرکت پر نظر رکھیں اور اچھی عادات ڈلوائیں نیز بری عادات ترک کرائیں۔

عادت کیا ہے؟ جب ہم کسی فطری خواہش کی تکمیل کے لیے کوئی کام خاص طریقہ سے کرتے ہیں اور اس میں ہمیں کامیابی حاصل ہوتی ہے یا خوشی ومسرت ملتی ہے تو ہم پہلے کے مقابلہ میں وہ کام دوبارہ کرتے ہیں اور پھر ہم اس کام کو بار بار کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح ہمارے اندر اس کام کو کرنے کا ایک زبردست میلان اور داعیہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اسی داعیہ کا نام عادت ہے۔

عادت بذات خود کوئی فطری چیز نہیں ہے البتہ اس کی اساس کسی نہ کسی فطری خواہش پر ہوتی ہے اس لیے عادت مستحکم ہوجانے کے بعد بہت مشکل سے چھوٹتی ہے۔ فطری خواہش کی طرح اس میں بھی بڑی کشش ہوتی ہے اس لیے عادت کو بھی عام طور سے فطرت ثانیہ کہا گیا ہے۔ عادت چونکہ فطری نہیں بلکہ کسبی ہوتی ہے۔ اس لیے ہر قسم کی عادت (یعنی اچھی یا بری) ڈالی جاسکتی ہے یا ڈلوائی جاسکتی ہے اور اسی طرح چھوڑی جاسکتی ہے یا چھڑوائی بھی جاسکتی ہے۔ عادت ڈالنے یا ڈلوانے کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے خاص طور پر پندرہ سال کی عمر تک۔ بڑے ہونے پر عادتیں پختہ ہوجاتی ہیں اس لیے ان کو چھوڑنے میں دقت آتی ہے۔

پسندیدہ عادات ڈلوانے کی تدابیر:

بچہ ایک سادہ کاغذ کی مانند ہوتا ہے۔ جس پر والدین یا اساتذہ اور گردوپیش کا ماحول جو کچھ نقش کرتا ہے وہ نقش ہوجاتا ہے۔ بچہ بہت کچھ دیکھ کر سیکھتا ہے۔ اس کے سامنے اس کے والدین اور گھر کے دوسرے افراد ایک نمونہ کے طور پر ہوتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ بچہ کو آسان اور عام فہم زبان میں اچھی عادتوں کی افادیت محسوس کرائی جائے۔ انبیاء کرام، صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کے واقعات سنا کر بچوں میں یہ داعیہ پیدا کیا جائے کہ وہ بھی اچھی عادتیں اپنائیں۔ دلنشیں انداز میں بچے کے ذہن میں اچھی عادتوں کے اختیار کرنے کی آمادگی بڑھا کر ان سے یہ عہد لیا جائے کہ وہ ان عادتوں کو اپنائیں گے یہ عہد اگر اجتماعی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ پوری توجہ سے مسلسل مشق کرائی جائے البتہ آمادگی، مسرت وشادمانی کا لحاظ رہے۔

اچھی عادتوں کے لیے محض خشک وعظ ونصیحت سے کام نہ لیا جائے بلکہ دلچسپ مشاغل اور کھیل کود کو بھی ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اچھی عادتوں کے اختیار پر بچوں کی تحسین اور حوصلہ افزائی کی جائے خصوصاً تقسیم انعامات کی تقریب کے موقع پر طلبہ کو انعام دیے جائیں۔

عادت ڈلوانے کے درمیان خلاف ورزی کا بالکل موقع نہ دیا جائے۔ ماحول کو خلاف ورزی سے پاک صاف رکھا جائے۔ مختلف انداز سے یہ بات واضح کی جائے کہ اچھی عادتوں کے لیے نہ کوئی چھٹی کا دن ہوتا ہے اور نہ کوئی خالی گھنٹہ۔

عادت ڈلوانے کا ایسا منصوبہ تیار کیا جائے کہ ایک عادت کو دوسری عادت سے تقویت ملے مثلاً نماز فجر کے وضو سے تلاوت کرنا۔ وضو کرتے وقت دانت اور ناک صاف کرنا۔ کبھی شعوری طور پر اور کبھی بغیر احساس دلائے طلبہ پر نظر رکھی جائے کہ وہ اچھی عادتوں کا پابندی سے اہتمام کر رہے ہیں یا نہیں۔ طلبہ کے سامنے اچھی عادتوں کا برسرعام مظاہرہ کیا جائے اور اس کے لیے اجتماعی پروگرام بھی بنائے جائیں۔ اساتذہ اور مربی حضرات خود ہی اپنی عادتوں کا مظاہرہ کریں۔

بچوں کے اخلاق وعادات کی رپورٹ بچوں کے سرپرستوں کو بھیجی جائے اور سرپرستوں سے بھی رپورٹ منگوائیں یہ رپورٹ ہفتہ وار بھی ہوسکتی ہے اور ماہنامہ بھی۔

یہ بات ذہن میں رکھئے کہ اگر بچوں کو اچھی عادتوں کا خوگر نہ بنایا گیا تو یہ بات یقینی ہے کہ بچے اپنے تجربے یا ماحول کے اثر سے یا دوسروں کی تقلید کر کے کچھ نہ کچھ عادتیں ڈال ہی لیں گے۔ وہ عادتیں ناپسندیدہ اور منفی بھی ہوسکتی ہیں۔ جیسے کسی برتن میں اگر پانی نہیں ہوگا تو اس میں ہوا داخل ہوجائے گی۔ وہ ہوا چاہے صاف ہو یا آلودہ۔

بچوں کو ہمیں درج ذیل اچھی عادتوں کا شروع سے خوگر بنانا چاہئے۔

(۱) سلام کرنا، سلام میں پہل کرنا۔ (۲) ملاقات اور گفتگو کا طریقہ۔ (۳) کھانے پینے کا سلیقہ۔ (۴) سونے جاگنے کے آداب۔ (۵) نشست وبرخاست کا طریقہ۔ (۶) صفائی ستھرائی کا اہتمام (بدن، کپڑا، رہائش وغیرہ کی صفائی، ناخن تراشنا، بال سنوارنا، تعلیمی سامان اور کلاس کی صفائی، بستر لباس اور سامان کی ترتیب) (۷) وقت کی پابندی، خاص طور سے، درجہ میں حاضری، جماعت سے نماز پڑھنا، کھانا وقت پر کھانا، ہوم ورک کا وقت متعین کرنا، سونے جاگنے کے اوقات، اجتماعات وغیرہ میں وقت پر پہنچنا وغیرہ (۸) سچ بولنا۔ (۹) امانت داری۔ (۱۰) وعدہ پورا کرنا۔ (۱۱) خدمتِ خلق۔ (۱۲) باہمی تعاون۔ (۱۳) شکریہ ادا کرنا۔ (۱۴) ہر کام بسم اللہ کہہ کر شروع کرنا۔ (۱۵) اجازت لے کر آنا جانا۔ (۱۶) آداب و القاب کا لحاظ رکھنا۔ (۱۷) مفوضہ فرائض کو حسن وخوبی انجام دینا۔

ناپسندیدہ عادتیں ترک کرانے کی تدابیر:

☆ اگر خدانخواستہ کسی بچے میں کوئی ناپسندیدہ عادت یا بُری لت پڑ جائے تو یہ ایک بڑا المیہ ہے اس کی طرف فوری توجہ دینی چاہئے ادنیٰ سا تساہل بُرے نتائج کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔

بچہ کی کسی بری عادت کو چھڑانے کے لیے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ نہایت باریک بینی سے ان عوامل، محرکات اور اسباب کا جائزہ لیا جائے جو بری عادت کا موجب بنے ہیں اور حکمت عملی سے انہیں دور کرنے کی فکر اور کوشش کی جائے۔ اگر صحیح عوامل ومحرکات کا تجزیہ کئے بغیر اصلاح کی کوشش کی جائے گی تو یہ کوشش نہ صرف رائیگاں ثابت ہوسکتی ہے بلکہ بچہ پر اس کے مضر اثرات پڑ سکتے ہیں۔

اگر بچہ میں ایک کے بجائے کئی بری عادتیں نمایاں ہونے لگیں تو ان تمام خرابیوں کو نوٹ کر لیجئے۔ تمام خرابیوں کو یکلخت ختم کرانے کی کوشش نہ کیجئے بلکہ ترتیب وتدریج کا پاس ولحاظ رکھئے۔ بچوں کو آسان اور دلنشیں انداز میں بری عادتوں کے عواقب ونتائج سے آگاہ کیجئے اور واضح کیجئے کہ یہ عادتیں اس کے مستقبل کو تباہ کرسکتی ہیں۔ اس سلسلہ میں قصے کہانیوں، افسانوں اور ڈراموں کا سہارا ضرور لیجئے۔ جب بچہ بری عادتوں کے ترک کرنے پر ذہنی طور پر آمادہ ہو جائے تو اسے ترک کرنے کا قابل عمل طریقہ اور آسان ترکیب سمجھائیے اگر وہ اپنی خوشی سے خلاف ورزی پر جرمانہ یا سزا مقرر کرلے تو زیادہ بہتر ہے۔ بری عادت کو چھڑانے کے لیے سختی اور تشدد کا سہارا ہرگز نہ لیجئے بلکہ جذب دروں اور سوزِ دل سے کام لیجئے کیونکہ جبر وتشدد سے دوسری بری عادتیں بھی پیدا ہوسکتی ہیں۔ مثلاً چوری کے ساتھ جھوٹ اور فریب دہی۔ بری عادتیں ترک کرانے میں اجتماعی تدابیر کے بجائے انفرادی توجہ زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ بچوں کے جذبات واحساسات اور نفسیات کا ضرور پاس ولحاظ رکھئے۔

اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ بچے میں بری عادتیں والدین کی باہمی رنجش اور ازدواجی تعلقات کی نااستواری کی بنیاد پر پیدا ہوئی ہیں تو گھر کے ماحول کی اصلاح کر کے باہمی رنجش دور کرائیے اور ازدواجی تعلقات کو خوشگوار بنائیے۔ بعض بچوں میں بری عادتیں بری صحبت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ بعض حساس شریف الطبع والدین کے بچے بھی بری صحبت میں بگڑ جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں حکمت عملی سے بچوں کے ہم جولیوں کو بدلنے کی کوشش کیجئے۔ انہیں اچھے اور نیک ساتھیوں کے ساتھ رہنے سہنے، کھیلنے کودنے، لکھنے پڑھنے اور کھانے پینے کے مواقع فراہم کیجئے۔ بری صحبت سے بچانے کے لیے بچوں کو تنہائی کی زندگی گزارنے پر ہرگز آمادہ نہ کیجئے۔ تنہائی اور گوشہ نشینی کی زندگی بھی بچوں کے اندر بہت سے اخلاقی وذہنی امراض کا سبب بنتی ہے۔ اس لیے انہیں صالح ماحول اور پاکیزہ فضا میں پروان چڑھنے کا موقع دیجئے۔ اگر مناسب سمجھیں تو مکان یا سکونت تبدیل کر کے ایسے ماحول میں بچہ کو منتقل کریں جہاں بری عادت اپنائے رہنے میں دقت اور پریشانی محسوس ہو اور اسے چھوڑ دینے میں مسرت اور سکون کا احساس ہو۔

بچہ عموماً اپنے بڑوں کے اقوال وافعال کی نقل بھی کرتا ہے اور تقلید بھی۔ اگر بچے میں کوئی بری عادت آپ کے کردار کی وجہ سے پڑ رہی ہے تو اپنی اصلاح کی طرف فوراً توجہ کیجئے۔ بچہ میں کوئی بری عادت اس وقت بھی پڑ سکتی ہے جب بچے کے جبلی تقاضوں کی تکمیل نہ کی جائے اور اس کی فطری خواہشوں کو جائز طور پر پورا نہ کیا جائے اگر ایسا ہو تو اپنے رویہ کو فوراً تبدیل کردیجئے اور بچے کے فطری تقاضوں کا بھرپور اہتمام شروع کر دیجئے۔

بے جا لاڈ پیار سے بھی بچوں میں بہت سی خرابیاں جنم لینے لگتی ہیں۔ کوشش کیجئے کہ آپ کا لاڈ پیار حد اعتدال سے متجاوز نہ ہوسکے کیونکہ سچے لاڈ پیار کا تقاضا یہ ہے کہ بچے کو بگڑنے نہ دیا جائے۔ اسی طرح بعض بچوں میں بہت سی خرابیاں اس لیے جڑ پکڑ جاتی ہیں کہ وہ ماں باپ اور اساتذہ کی جائز شفقت ومحبت سے محروم رہ جاتے ہیں یہ احساس محرومیت ان کے اندر بہت سی ذہنی واخلاقی بیماریوں کا موجب بن جاتا ہے۔ ایسی شکل میں آپ محرومی کی تلافی کیجئے اسے بھرپور اور غیر مشروط محبت دیجئے۔ وہ آپ کی محبت کا بھوکا ہے۔ یہ پیار اور محبت بہت سی خرابیوں کا کامیاب علاج ہے۔

بیکاری بھی بچوں میں بہت سی بری عادتوں کا سبب بنتی ہے۔ اس لیے چھٹیوں اور خالی اوقات کے لیے صحت پرور اور دلچسپ مشاغل اور اجتماعی سرگرمیوں کا اہتمام کیجئے (کھیل کود، پکنک، بیت بازی، پسندیدہ مشغلہ، ہفتہ واری اجتماعات اور کلچرل پروگرام وغیرہ)

بچے میں خود تجربہ کرنے کا فطری داعیہ موجود ہوتا ہے۔ اس تجرباتی دور میں بچوں کو آزادانہ طور پر تجربات کرنے دیجئے۔ ان کی اس تجرباتی وتجزیاتی کوشش کو اپنے معیار سے نہ جانچئے۔ یہ نہ بھولئے کہ آج آپ جس مقام پر پہنچے ہیں اس کے لیے آپ کو ایک طویل تجرباتی دور سے گزرنا پڑا ہے۔

اگر بچہ کے اندر کسی وجہ سے احساس کمتری پیدا ہوجائے تو یہ احساس کمتری بہت سے نقائص کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔ اس لیے اس بات پر نظر رکھئے کہ آپ کے کسی رویہ یا جسمانی کمزوری کی وجہ سے بچہ احساس کمتری کا شکار تو نہیں ہو رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو فوراً اپنے رویہ کی اصلاح کیجئے۔ بچہ کو بات بات پر چڑانے، دوسروں کے سامنے تحقیر وتذلیل کرنے سے باز رہئے۔

اگر آپ کی کوشش سے بچہ کی ایک بری عادت چھوٹ جائے تو اس کا سہارا لے کر دوسری بری عادت کو چھڑانے میں مدد لیجئے اور اسے یہ بات باور کرائیے کہ جب تم ایک بری عادت کو چھوڑ سکتے ہو تو دوسری بری عادت کو کیوں نہیں چھوڑ سکتے۔ جس حد تک آپ کو کامیابی ملتی رہے اس پر بچہ کو تحسین وشاباشی دے کر قوت بہم پہنچائیے اور اپنے اس سفر کو تسلسل سے جاری رکھئے۔ بچوں میں بھی اعتماد ویقین پیدا کیجئے اور اپنے اندر بھی کہ کامیابی آخر کار آپ کے قدم چومے گی اس سلسلہ میں مایوسی وقنوطیت کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دیجئے۔

ووٹ ضرور ڈالیں مگر سوچ سمجھ کر

ڈاکٹر سید ابوذر کمال الدین

جمہوریت میں ووٹ فیصلہ کن قوت ہوتی ہے۔ یہ وہ ہتھیار ہے جس کے ذریعے حکومت بنائی بھی جاتی ہے اور گرائی بھی جاتی ہے۔ ویسے تو ہر الیکشن اہم ہوتا ہے لیکن 2024 کا الیکشن کچھ خاص ہے۔ بی جے پی اس بار اس ارادے کے ساتھ اتری ہے کہ اسے چار سو سے زیادہ سیٹیں مل جائیں تو اس کے لیے ملک کے موجودہ دستور اور قانون کو بدلنا آسان ہوجائے گا اور اپنے خوابوں کا ہندوستان بنانے کی راہ ہموار ہوجائے گی جو یقینا ملک کو تباہ وبرباد کردینے والی راہ ہے۔ ہٹلر نے جو راستہ اختیار کیا تھا اس کے بارے میں اس کا احساس تھا کہ یہ سیاست جرمنی کو مضبوط کرے گی اور اس کو ایک بڑی عالمی قوت بنادے گی لیکن جو ہوا وہ ساری دنیا نے دیکھا اور دورِ جدید کے اس فرعون کا جو عبرت ناک انجام ہوا اور جرمنی کو جو شکست، ذلت اور ہزیمت اٹھانی پڑی وہ عصرِ حاضر کی تاریخ کا ایک خونچکاں باب ہے۔

بھارت ان حالات سے نہ گزرے یہ ہر بھارتیہ کو سوچنا ہے اور اپنی ووٹ کی طاقت کا بہت سوچ سمجھ کر استعمال کرنا ہے۔ بھارت میں الیکشن چار بنیادوں پر ہوتا ہے پہلا مذہب ہے بھارت میں کم وبیش دوسو سالوں سے ہندو مسلم کشمکش چل رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ کنڈی ڈیٹ کی علمی، اخلاقی اور دیگر خوبیوں کو دیکھنے کے بجائے اس کا مذہب دیکھتے ہیں اور اس کی بنیاد پر ووٹ کرتے ہیں۔ یہ شدت پسندی ہندوؤں میں زیادہ ہے۔ مسلمان امیدوار چاہے کتنا اچھا ہو مگر ہندو اکثریت اس کو ووٹ نہیں کرتی اور اپنے درمیان کے گھٹیا بلکہ جرائم پیشہ شخص کو جتا کر اسمبلی اور پارلیامنٹ میں بھیج دیتی ہے۔ اس کے بعد وہ چھوٹا باہو بلی بڑا باہو بلی بن جاتا ہے اور اپنے سیاسی رسوخ کا فائدہ اٹھا کر دونوں ہاتھوں سے ملک کی دولت اور کمزوروں کی عزت لوٹنے میں مصروف ہوجاتا ہے۔ جس کے بعد علاقے میں اس کی دہشت پھیل جاتی ہے اور لوگ ڈر سے اس کے حق میں ووٹ ڈالتے ہیں۔ مسلمان بھی مذہب دیکھ کر ووٹ ڈالتے ہیں لیکن ان کے پاس چوائس بہت محدود ہوتے ہیں اس لیے وہ اتنے شدت پسند نہیں ہیں اور غیر مسلم امیدواروں کو بھر بھر کے ووٹ دیتے ہیں۔ اس طرح اس وقت بھارت میں ووٹنگ ون وے ٹریفک ہے۔ مسلمان غیر مسلم امیدواروں کے ووٹ دیتے ہیں لیکن عموماً غیر مسلم مسلم امیدواروں کو ووٹ نہیں دیتے۔

دوسری چیز ذات ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں کے یہاں ذات برادری کی جڑیں اتنی گہری ہیں کہ جب دو یا دو سے زیادہ ہندو امیدوار کے درمیان مقابلہ ہوتو ہر ذات کے لوگ اپنی ذات کے امیدوار کو ہی ووٹ دیتے ہیں۔ اس طرح ہر ذات اپنی نمائندگی اور سیاسی طاقت بڑھانے میں لگا ہوا ہے۔ بھارت میں حکومت نظریاتی بنیاد پر نہیں بنتی اور بگڑتی ہے بلکہ یہ Coalition of Caste کی بنیاد پر بنتی ہے۔ جس نے جتنی ذاتوں کے لوگوں کو اپنی طرف ملالیا اس کی جیت پکی ہے اس کو سیاسی اصطلاح میں Social Engineering کہتے ہیں۔

تیسرا فیکٹر علاقائیت ہے۔ بھارت ریاستوں کا وفاق ہے۔ ہر ریاست کی اپنی الگ خصوصیت ہے، اس لیے علاقائی Degnity & Aspiration وہ چیز ہے جس کی وجہ سے ریجنل پارٹی اور لیڈرشپ کا عروج ہوا ہے۔ ایک پارٹی اور لیڈر ایک ریاست میں بہت مقبول ہے جبکہ دوسری ریاست میں کوئی اس کو جانتا بھی نہیں ہے۔

لیکن کسی بھی الیکشن میں سب سے فیصلہ کن قوت پیسہ ہے۔ جس پارٹی اور کنڈی ڈیٹ کے پاس پیسہ زیادہ ہو اس کے جتنے کا امکان زیادہ ہے۔ کیونکہ مذہب، ذات، علاقائیت کے بعد پیسہ فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارے ملک میں آج بھی غربت اور جہالت ہے اور عوام کو حکومت اور سیاست پر اعتماد نہیں ہے۔ برسہا برس بیت جاتے ہیں اور ان کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ اس لیے لوگ ہزار پانچ سو روپے میں آسانی سے اپنا ووٹ بیچنے کے لیے تیار ہوجاتے ہیں اور اس طرح کروڑوں روپے خرچ کر کے لوگ الیکشن جیت جاتے ہیں اور اربوں کماتے ہیں۔ موجودہ حالات میں سیاست سے اچھی کوئی تجارت نہیں ہے جس میں دولت، عزت، طاقت، شہرت اور غلط صحیح کرنے کا پورا اختیار حاصل ہوجاتا ہے۔

بہرحال یہ ہمارے سیاسی نظام کی کمزوریاں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم ووٹ نہ ڈالیں۔ ایک ایک ووٹ بہت قیمتی ہے۔ لہٰذا اپنا ووٹ غفلت میں ضائع نہ کیجیے۔ ووٹ کے دن سب سے پہلا کام اور سب سے اہم کام ہے ووٹ ڈالنا۔ ووٹ بہت سوچ سمجھ کر ڈالیے۔ اس کنڈی ڈیٹ کی حمایت کیجیے جو ملک میں فسطائی طاقت کو ہرا سکتا ہے۔ بالکل جذبات میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہت سمجھداری کے ساتھ سوچ سمجھ کر ووٹ ڈالیے۔ 2024 کا الیکشن اس ملک کی دِشا اور دَشا طے کرنے والا الیکشن ہے جس میں مسلمانوں کو فیصلہ کن رول ادا کرنا ہے۔

پہلا مرحلہ ووٹروں کا صاف اشارہ*

محمد ہاشم القاسمی (خادم دارالعلوم پاڑا ضلع پرولیا مغربی بنگال)۔ موبائل فون:=9933598528

ہمارے ملک کی 543 رکنی پارلیمنٹ کے انتخابات کے پہلے مرحلے میں ملک کی 21 ریاستوں کے 102 حلقوں میں ووٹ ڈالے گئے۔ اس مرحلے میں صرف جنوب کی تمل ناڈو ہی ایک ایسی ریاست ہے جہاں تمام 39 حلقوں میں اسی مرحلے میں پولنگ مکمل ہوگئی۔ پارلیمنٹ کے 102 حلقوں کے لیے 1625 سے زیادہ امیدوار انتخابی میدان قسمت آزمائی کر رہے ہیں جن میں 135 خواتین امیدوار ہیں۔ واضح رہے کہ پارلیمانی انتخابات کے اس مرحلے میں اروناچل پردیش اور سکم کے اسمبلی انتخابات کے لیے بھی ووٹ ڈالے گئے۔ پارلیمانی انتخابات کے اس پہلے مرحلے میں آسام کی پانچ، بہار کی چار، مدھیہ پردیش کی چھ، مہاراشٹر کی پانچ، راجستھان کی 12، بنگال کی تین اور اتر پردیش ریاست کی آٹھ نشستوں کے لیے ووٹ ڈالے گئے ہیں۔ اتر پردیش میں پارلیمنٹ کی 80 سیٹیں ہیں۔ ان ریاستوں کے علاوہ، شمال مشرق کی چھوٹی ریاستوں کی نشستوں، انڈمان نکوبار جزائر، لکش دیپ اور جموں کشمیر کے ایک حلقے کے لیے بھی ووٹ ڈالے گئے، پارلیمنٹ کی 543 نشستوں کے لیے انتخابات سات مرحلوں میں پورے کیے جائیں گے اور ووٹنگ کا آخری مرحلہ یکم جون کو ہوگا۔ جبکہ ووٹوں کی گنتی پورے ملک میں ایک ساتھ 4 جون کو ہوگی۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ویب سائٹ کے مطابق مجموعی طور پر 60 فیصد سے زائد پولنگ ہوئی۔ این ڈی ٹی وی اور انڈیا ٹوڈے سمیت بیشتر میڈیا اداروں کے رپورٹ کے مطابق مجموعی طور پر 37.62 فیصد ووٹ پول ہوئے۔ جب کہ 2019 میں پہلے مرحلے میں 43.69 فیصد ووٹ پڑے تھے۔ بہار میں سب سے کم 5.48 فیصد پولنگ ہوئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق تمل ناڈو میں جہاں تمام 39 نشستوں کے لیے ووٹ ڈالے گئے، 2.67 فیصد پولنگ ہوئی۔ جب کہ 2019 میں 4.72 فیصد ہوئی تھی۔ راجستھان میں 3.57 فیصد ہوئی۔ جب کہ 2019 میں 64 فیصد ہوئی تھی۔ رپورٹس کے مطابق سب سے زیادہ 6.77 فیصد مغربی بنگال میں دیکھا گیا۔ شمال مشرق کی بی جے پی حکومت والی ریاستوں آسام میں 3.72، میگھالیہ میں 5.75، منی پور میں 9.62، اروناچل پردیش میں 6.67 اور تری پورہ میں 6.80 فیصد پولنگ ہوئی۔ 2019 کے مقابلے ہر جگہ ووٹ فیصد میں چار سے آٹھ فیصد کی کمی آئی ہے، ایک دو فیصد ووٹ کی کمی کا مطلب ہے ڈیڑھ سے دو لاکھ افراد نے ووٹ نہیں ڈالے۔ یہ انتخاب کا پہلا مرحلہ ہے مگر امید ہے کہ یہ سلسلہ دوسرے تیسرے مرحلوں میں برقرار نہیں رہے گا تاہم اس سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ مودی حکومت نے نیند کی جو گولیاں کھلا کر سبز باغ کے خواب دکھائے تھے ان گولیوں کا اثر زائل ہوچکا ہے اور آنکھوں سے وہ خمار ختم ہوچکا ہے اور اب پورے طور سے بیدار ہوچکے ہیں اس لئے خود کو ٹھگا ہوا محسوس کر رہے ہیں، ان کی باتوں سے پورا بھروسہ اٹھ چکا ہے چونکہ مودی نے آزادی کے پچھتر سال کے تقریب میں یہ بھی عہد کیا تھا کہ ”ملک میں کم ازکم پچھتر فیصد ووٹ دلایا جانے کو یقینی بنایا جائے گا“ مگر کہاں؟ نیز بی جے پی کی لوک سبھا امیدوار نونیت رانا کا ایک بیان کافی وائرل ہوا جس میں وہ اپنے کارکنان سے کہا تھا کہ ”وہ اب اس بھروسے میں نہ رہے کہ ’مودی لہر‘ چل رہی ہے اس لئے ہم جیت جائیں گے“ یاد رہے کہ نونیت رانا 2019ء کا الیکشن آزاد امیدوار کے طور پر لڑا تھا البتہ بی جے پی نے ان کے سامنے امیدوار کھڑا نہیں کیا تھا۔ اس بار وہ براہ راست بی جے پی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ رہی ہیں اس وقت ملک کے کسی بھی حصے میں کسی قسم کی کوئی مودی لہر نہیں ہے۔ یعنی سنہ 2014 اور 2019 میں جیسے مودی اپنے نام کو بیچ کر ہندوستان کے بادشاہ بن بیٹھے تھے، وہ اس بار قطعاً ممکن نہیں ہے۔ پہلے مرحلے سے یہ بھی واضح ہے کہ ملک بھر میں مودی کے خلاف ایک لہر چل رہی ہے جو مودی کی پچھلے دس سالوں کی ناکامیوں کا نتیجہ ہے، مودی کی امیج ان کے بھکتوں کے باہر ایک ناکام اور دھوکے باز وزیر اعظم کی بن چکی ہے، عوام اور عام ووٹر گزشتہ دس سالوں سے پیدا ہونے والی مشکلات کو بھولے نہیں ہیں۔ اس کے سبب پیدا ہونے والی بے روزگاری اور تجارت میں غیر معمولی نقصان سے پریشان ووٹر مودی سے نجات حاصل کرنے کے لیے ووٹ دے رہا ہے۔ نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی کی سب سے بڑی پریشانی کسانوں اور پڑھے لکھے نوجوان میں بی جے پی کے خلاف غصہ ہے جو ملک کے ہر صوبہ میں بہت بڑے پیمانے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کے سبب پہلے مرحلے سے ہی یہ ٹرینڈ نظر آرہا ہے کہ دیہی علاقوں میں بڑی کثیر تعداد میں ووٹر بی جے پی کے خلاف ووٹ ڈال رہے ہیں۔ ایک بات اور جو بہت صاف نظر آرہی ہے، وہ یہ ہے کہ بی جے پی مخالف ووٹر بہت سوچ سمجھ کر اپنا ووٹ ڈال رہا ہے۔ یعنی جیسے سنہ 2014 میں مودی مخالف ووٹ مختلف سیکولر پارٹیوں کے بیچ بٹ گیا تھا، اس بار انڈیا الائنس کے مضبوط ہونے کی وجہ سے ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ ایک اور انتہائی اہم ٹرینڈ جو اس مرحلے میں ابھرا ہے وہ یہ ہے کہ غریب ووٹر جن کو پانچ کلو اناج پر پوری زندگی کا انحصار ہے اس کے لئے بھی انا کا مسئلہ بنا ہوا ہے اور وہ کثیر تعداد میں مودی کے خلاف ووٹ ڈال رہا ہے۔ شہری علاقوں میں آباد مڈل کلاس، پیسے والا اور اعلیٰ ذات کا بڑا طبقہ بھی مودی کے حق میں ووٹ ڈالتے نظر نہیں آرہا ہے۔ یعنی اس چناؤ میں غریب اور امیر کی خلیج بھی کافی کم ہوتی نظر آرہی ہے، جو مودی اور بی جے پی کے لیے کافی نقصان دہ ثابت ہورہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان تمام باتوں سے یہ واضح ہے کہ پہلے مرحلے کی ووٹنگ سے ہی مودی کے لیے بہت مشکلیں پیدا ہوگئی ہیں۔ اس لئے بی جے پی نئے نئے ہتھکنڈے استعمال کرنے پر مجبور ہو رہی ہے ناگپور کے متعدد مقامات پر ووٹروں کے ہاتھوں میں ایسی پرچیاں دیکھی گئیں جن پر نہ صرف بی جے پی امیدوار نتن گڈکری کی تصویر تھی بلکہ اس پر یہ نعرہ بھی درج تھا ”کہو دل سے... نتن جی دل سے“ ان پرچیوں کو دیکھ کر کانگریسی کارکنان مشتعل ہوگئے اور انہوں نے بوتھ پر جا کر ووٹنگ مشین ہی توڑ دی۔ پولیس نے فوری طور پر ان پرچیوں کو پولنگ بوتھ سے ہٹانے کی ہدایت دی جس کے بعد معاملہ قابو میں آیا۔ اطلاع کے مطابق چندپور کے ایک پولنگ بوتھ پر اس بات پر ہنگامہ ہوا کہ کانگریس امیدوار کے نام کے آگے کینسل (غلط) کا نشان لگا ہوا تھا۔ پولیس نے مداخلت کر کے حالات کو قابو میں کیا۔ اور ووٹنگ مشین میں لگے اس نشان کو درست کیا ان تمام باتوں سے خوب سمجھ میں آتا ہے کہ اس پہلے مرحلے کی ووٹنگ کیا کہتی ہے۔ ***

نماز استسقاء احکام و مسائل

مولانا بدیع الزماں ندوی قاسمی، چیئرمین انڈین کونسل آف فتویٰ اینڈ ریسرچ ٹرسٹ بنگلور، کرناٹک وجامعہ فاطمہ للبنات مظفرپور، بہار۔۔۔۔

اپیل نماز استسقاء

(بنگلور اور ملک کے دیگر شہروں میں گرمی کی شدید لہر جاری ہے، اور آنے والے دنوں میں مزید شدید گرمی کا قوی امکان ہے، اسی کے پیشِ نظر تمام ائمۂ مساجد وخطباء سے اپیل کی جاتی ہے کہ ایک دن مقرر کر کے اپنے قرب وجوار کے میدانوں میں نماز استسقاء کی ترتیب بنائیں اور جمعہ کے بیان میں لوگوں کو نماز استسقاء کے متعلق معلومات فراہم کی جائیں، تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں شریک ہوسکیں، اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد بنگلور اور ملک کے دوسرے شہروں سے شدید گرمی کا خاتمہ فرمائے اور بارش کی صورت میں اپنی رحمت ہم پر نازل فرمائے۔ آمین یارب العالمین

اس وقت ہندوستان کا بڑا حصہ قحط کی جس کیفیت سے دو چار ہے اور کسان کی آنکھوں میں دوپہر کی دھوپ میں بھی جس طرح اندھیرا چھایا ہوا ہے، یہ بہت ہی تشویشناک ہے، اِس سلسلہ میں ایک طرف تو ہمیں اپنا احتساب کرنا چاہئے، کہ کہیں ہماری بداعمالیاں تو اللہ کی اس پکڑ کا باعث نہیں ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا کرنا چھوڑ دیتی ہے تو اس سے بارش روک لی جاتی ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے یہاں حساب کے ساتھ پوری زکوٰۃ ادا کرنے والوں کا تناسب بہت ہی کم ہے، اگر تمام صاحبِ نصاب مسلمان اپنی پوری زکوٰۃ ادا کریں تو اس ملک میں کوئی بھوکا مسلمان نہ رہے، حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی گروہ آمادۂ ظلم وجَور ہو جاتا ہے تو اس پر آسمانی آزمائشیں مسلط کر دی جاتی ہیں، جیسا کہ اہل مکہ پر قحط نازل کیا گیا تھا، ظاہر ہے ہمارے ملک میں جس بے دردی کے ساتھ انسانوں کا خون بہایا جا رہا ہے، بوڑھوں کو تہہ تیغ کیا جاتا ہے، عورتوں اور معصوم بچوں کو زندہ جلایا جاتا ہے، بے گناہوں کو جیل بھیجا جاتا ہے، برسرِعام خواتین کی بے آبروئی کی جاتی ہے، یہاں تک کہ پیٹ میں پلنے والے بچے کو بھی نہیں بخشا جاتا، کیا ایسی قوم پر اللہ کے عذاب کے لئے کسی اور حُجّت کی ضرورت ہے؟ یہ تو ایسے واقعات ہیں کہ اگر آسمان کی آنکھیں خون کے آنسو برسائیں تب بھی تعجب نہیں ہونا چاہئے۔

یہ تو اپنے احتساب کا پہلو ہے، دوسرا پہلو خدا سے مانگنے اور ربِّ کائنات سے رجوع کرنے کا ہے، اللہ تعالیٰ نے نماز اور صبر کو اللہ سے مدد مانگنے کا ذریعہ ووسیلہ قرار دیا ہے، ''اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ'' (بقرہ: 153) رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی عملی تطبیق فرمائی ہے کہ ہر ضرورت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رکھی، کوئی خوشی کی بات پیش آئے تو نمازِ شکر، کسی مسلمان کی موت ہو جائے تو استغفار کے لئے نمازِ جنازہ، کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو نمازِ توبہ، کسی معاملہ میں خیر وشر اور نفع ونقصان سمجھ میں نہ آتا ہو، تو نمازِ استخارہ، سورج گہن ہو تو نمازِ کسوف، چاند گہن ہو تو نمازِ خسوف، کوئی ضرورت در پیش ہو تو نمازِ حاجت، اسی طرح اگر بارش رُک جائے تو نمازِ استسقاء۔

نماز استسقاء مسنون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی وجہ سے جیسا کہ حدیث عبداللہ بن زید رضي الله عن ※ میں ہے کہ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز گاہ کی طرف نکلے بارش طلب کی اور قبلہ رُخ ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا کیا اور دو رکعت نماز استسقاء ادا کی''۔ (بخاری ومسلم)

نماز استسقاء کا وقت

جب زمین خشک ہو جائے یا چشموں اور کنوؤں کے پانی کم ہو جائیں یا نہریں خشک ہو جائیں تو اس وقت بھی نماز استسقاء مسنون ہے۔ مستحب یہ ہے کہ نماز استسقاء سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد ادا کی جائے اور یہ وقت سورج کے طلوع ہونے کے بعد 45 منٹ کا ہوتا ہے۔ (تین اوقاتِ مکروہ کے علاوہ کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں)

مناسب یہ ہے کہ نماز استسقاء باہر یا میدان میں ادا کی جائے۔ ہاں اگر کوئی مجبوری ہو تو مسجد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

نماز استسقاء کا طریقہ

1۔ نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے۔ دونوں رکعتوں میں امام جہری قراءت کرے گا۔

2۔ نمازی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں کہے اور دوسری رکعت میں سجدے سے قیام کی تکبیر کے علاوہ پانچ تکبیریں کہے۔

3۔ نمازی ہر تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو بلند کرے اور اللہ کی حمد وثناء بیان کرے اور تکبیرات کے دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

4۔ نماز کے بعد امام خطبہ دے گا۔ اس میں استغفار اور قرآن کی تلاوت کرے گا اور خشوع وخضوع کے ساتھ دعائے منقولہ کا ورد کرے اور خوب عاجزی اور انکساری کا اظہار کرے۔ اپنے ہاتھوں کو خوب بلند کرے۔

5۔ امام قبلہ رخ ہو کر اپنی چادر کو اس طرح لپیٹے کہ چادر کا جو حصہ دائیں طرف ہے اسکو بائیں کندھے پر کر دے اور اپنے رب کے حضور خوب گڑگڑا کر دعا مانگے۔

نماز استسقاء کے احکام

1۔ پہلے لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرے تاکہ لوگوں کے دل نرم ہوں اور گناہوں سے توبہ کی تلقین کرے اور مستحق کو اس کا حق لوٹانے کی خوب تاکید کرے، کیونکہ ظلم ہی بارش کے نہ ہونے کا بڑا سبب ہے تو گناہوں سے توبہ دعا کی قبولیت اور خیر اور برکت کا بڑا سبب ہے اور لوگوں کو صدقے پر ابھارے کیونکہ صدقہ رحمت کا سبب ہے۔

2۔ ایک دن اس کے لیے متعیّن کر دے تاکہ لوگ اس کے لیے تیار ہو جائیں۔

3۔ نماز استسقاء کے لیے خشوع وخضوع اور عاجزی کے ساتھ جانا مسنون ہے اور خوبصورتی اور تزئین کرنا درست نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضي الله عن ※ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے کہ انہوں نے کوئی زیب وزینت نہیں کی تھی۔ عاجزی اور انکساری کے ساتھ نماز گاہ کی طرف تشریف لے گئے'' [اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے]

4۔ نماز استسقاء میں کثرت سے استغفار کرے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کرنے کے ساتھ دعا کرے۔

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ نماز استسقاء دو رکعت ہے، جس میں زور سے قرأت کی جائے گی، عباد بن تمیم نے اپنے چچا کے واسطہ سے رسول اللہ کا یہی عمل نقل کیا ہے، (بخاری، حدیث نمبر: 1024) بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں: ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی'' اور دوسری رکعت میں ''ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ'' کی سورتیں پڑھی جائیں۔

خطبہ شروع کرنے کے بعد جب کچھ حصہ گزر جائے تو امام اپنی چادر کی ہیئت بدل دے، اگر کپڑا چوکور ہو، تو اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا حصہ اوپر کر دے اور گول ہو تو دائیں طرف کا حصہ بائیں اور بائیں طرف کا حصہ دائیں کر دے؛ لیکن یہ صرف امام کرے۔ یہ چادر کا پلٹنا گویا زبان حال سے اللہ کے سامنے اپنی عرض داشت پیش کرنا ہے، کہ قحط کی حالت کو اسی طرح بدل دیجئے۔

نماز کے لئے جاتے ہوئے بہتر ہے کہ ننگے پاؤں ہوں، جسم پر نئے کپڑے نہ ہوں؛ بلکہ پرانے دھلے ہوئے، یا پیوند لگائے ہوئے کپڑے ہوں، جبین ندامت سے جھکی ہوئی ہو، دل میں خشیت ہو اور ظاہر میں بھی اللہ کے سامنے تذلل اور درماندگی کا اظہار ہو، بہتر ہے کہ نماز استسقاء آبادی سے نکل کر میدان میں کھلی جگہ ادا کی جائے۔

یہ بھی مستحب ہے کہ نماز استسقاء کے موقع سے بوڑھوں اور بچوں کو بھی ساتھ رکھا جائے؛ بلکہ یہ بھی کہ بے زبان جانور بھی ساتھ ہوں، تاکہ ان کمزوریوں کو دیکھ کر اللہ کا دریائے رحمت جوش میں آجائے۔

اگر بارش نہ ہو تو مسلسل تین دن نماز ادا کی جائے، یہ بھی بہتر ہے کہ نماز استسقاء پڑھنے سے پہلے تین دنوں تک لوگ روزہ رکھیں اور توبہ کا خوب اہتمام کریں، نیز اگر کسی کا حق غصب کئے ہوئے ہوں، تو حق ادا کر دینے کی کوشش کریں۔

امام خطبہ کے درمیان بارش کے لئے دُعاء کرے گا اور دُعاء کے وقت اپنا رُخ قبلہ کی طرف کر لے گا، اور ہاتھ اُٹھا کر دُعاء کرے گا اور لوگ اس کی دُعاء پر آمین کہتے جائیں گے،

استسقاء کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف دُعائیں منقول ہیں، غالباً سب سے مختصر دُعاء وہ ہے جس کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے، تین بار: ''اللّٰھم أغثنا'' کے الفاظ، یہاں ایک تفصیلی دُعاء کا نقل کر دینا بھی مناسب ہوگا، جسے امام ابوداؤد نے نقل فرمایا ہے:

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ۔'' (ابوداؤ 1036)

(اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب فرما، ایسی بارش جو ہماری فریاد کو پوری کرے، ہلکی پھواریں، غلہ اگانے والی ہوں، نفع دینے والی، نہ کہ نقصان پہنچانے والی، جلد آنے والی نہ کہ دیر سے آنے والی''

اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَہَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ''۔ (ابوداؤد 1043)

(خداوندا! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کر، اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ کر دیجئے''۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا'' (بخا 1013)

اے اللہ ہمیں پانی پلا، اے اللہ ہمیں پانی پلا، اے اللہ ہمیں پانی پلا''

استسقاء منفرداً ادا کرنے کا طریقہ

استسقا کی حقیقت دعا اور استغفار ہے، لہٰذا جب بارش کی کمی ہو تو لوگوں کو استغفار اور توبہ کی کثرت کرنی چاہیے، زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے چاہییں اور دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے، نمازِ استسقاء میں صرف دعا بھی ثابت ہے، اور دو رکعت نماز پڑھنا بھی منقول ہے، اس لیے دونوں صورتیں جائز ہیں، البتہ نماز با جماعت بہتر ہے، اور انفرادی نماز ادا کرنا بھی جائز ہے، انفرادی نماز کا طریقہ وہی عام نماز والا طریقہ ہے، دو رکعت نماز پڑھی جائے، بہتر ہے کہ نماز میں پہلی رکعت میں ''سورۂ اعلیٰ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۂ غاشیہ'' پڑھی جائے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ استسقاء میں ان دونوں سورتوں کا پڑھنا ثابت ہے، اور نماز میں قرأت آہستہ آواز سے بھی کی جاسکتی ہے، اور اسے کسی قدر بلند آواز میں بھی کرنا جائز ہے۔ نماز کے بعد خوب عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کی جائے۔

نماز استسقاء کی تین صورتیں ہیں استسقاء کے معنی ہیں بارش یا سیرابی مانگنا۔ شریعت میں دعائے بارش کو استسقاء کہتے ہیں، جو ضرورت کے وقت کی جائے۔ استسقاء کی تین صورتیں ہیں:

(1) صرف دعائے بارش کرنا

(2) نوافل پڑھ کر دعا کرنا

(3) باقاعدہ جنگل یا کسی ویران جگہ میں جا کر نماز با جماعت پڑھنا بعد نماز خطبہ اور بعد خطبہ دعا مانگنا، چادر الٹی کرنا یہ تینوں طریقے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، یہ نماز تین دن تک پڑھی جائے۔ خیال رہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز استسقاء کا انکار نہیں کیا بلکہ حصر کا انکار کیا ہے کہ استسقاء صرف نماز سے ہی نہیں ہوتا اور دوسرے طریقے سے بھی ہوتا ہے۔

کیا میدہ صحت کے لیے نقصان دہ ہے؟

جب مرغن غذاؤں کی بات آتی ہے تو صحت سے متعلق سوالات ذہن میں اٹھتے ہیں کہ آیا چکنائی والی غذائیں کھائی چاہیے یا نہیں۔ لیکن روزمرہ کی زندگی میں بہت سی چیزیں میدے سے بنتی ہیں جیسے پراٹھا، نان، سموسے وغیرہ۔ پیزا، برگر، پاستا، نوڈلز جو بچوں کو بہت پسند ہیں یا ہمارے گھروں میں روزمرہ کے کھانے کا حصہ بن رہے ہیں سب میدے سے تیار کیے جاتے ہیں۔ بہت سی مٹھائیاں بھی میدے سے تیار کی جاتی ہیں۔ ہم ہر روز کسی نہ کسی شکل میں میدہ کھا رہے ہیں تو ایسے میں اس سوال کا جواب جاننا ضروری ہے کہ اس کے صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اور آیا میدہ صحت کے لیے نقصان دہ تو نہیں؟ ہم میں سے اکثر کو یہ نہیں معلوم کہ میدے کو کیسے تیار کیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ میدہ گندم کو پیس کر بنایا جاتا ہے۔ ہم نے ماہر امراض اطفال اور نیوٹریشن کنسلٹنٹ ارون کمار سے پوچھا کہ میدہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ 'چاول کی تین پرتیں ہوتی ہیں۔ پہلی تہہ کو ہٹانے سے کھانے کے چاول نکلتے ہیں۔ گندم کو بھی اسی طرح صاف کیا جاتا ہے۔ اگر گندم کے دانے کو بھوسے سمیت پیس لیا جائے تو آٹا تیار ہوتا ہے جس سے ہم گھر میں روٹی بناتے ہیں۔' 'لیکن اگر گندم کے بھوسے کو بالکل نکال دیا جائے اور اسے بہت باریک پیس لیا جائے تو یہ آٹے کی شکل اختیار کرتا ہے جسے دراصل 'میدہ' کہا جاتا ہے۔' ڈاکٹر ارون کا کہنا ہے کہ یقیناً بہت زیادہ چکنائی کھانا صحت کے لیے اچھا نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'انٹرنیٹ پر میدے کے استعمال سے متعلق بہت ساری غلط معلومات پھیلائی جا رہی ہیں۔ میدے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔' میدے کا سفید رنگ کیسے حاصل ہوتا ہے؟ ہم نے ڈاکٹر ارون سے یہ جاننے کی کوشش کی کہ جب گندم کا رنگ بھورا ہوتا ہے تو میدہ گندم کے آٹے کی طرح بھورے کی بجائے چمکدار سفید کیسے ہوتا ہے، اور کیا اسے سفید کرنے کے لیے اس میں کوئی کیمیکل ملایا جاتا ہے؟ ڈاکٹر ارون کمار کے مطابق میدہ گندم کو باریک پیس کر حاصل کیا جاتا ہے اور یہ اپنے چمکدار سفید رنگ کے لیے مشہور ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میدے کا سفید رنگ بلیچ کے استعمال سے حاصل کیا جاتا ہے اور اس عمل کو 'آکسیڈیشن' کہتے ہیں اور 'اس کیمیائی عمل کے ذریعے گندم کا بھورا رنگ ختم کیا جاسکتا ہے۔' ان کے مطابق 'اس کے لیے کچھ بلیچنگ کیمیکل جیسے کلورین گیس اور بینزوئیل پیرو آکسائیڈ وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کیمیکلز کو کتنا استعمال کیا جانا چاہیے، اس کے بارے میں کچھ رہنما خطوط ہیں۔ اس کا استعمال صحیح مقدار میں کیا جانا چاہیے۔' ڈاکٹر ارون کمار کا کہنا ہے کہ 'اس سب کے علاوہ ماہرین خوراک کا کہنا ہے کہ جب بلیچنگ کے عمل کے بعد میدہ بنایا جائے تو اس میں یہ کیمیکل موجود نہیں ہونے چاہیے۔' انھوں نے کہا کہ 'میدہ اپنے سفید رنگ کے لیے مشہور ہے۔ نان، بن، کیک، بسکٹ وغیرہ کی تیاری میں میدہ شامل ہوتا ہے اور یہ ایک اہم غذا بن گیا ہے۔' سنہ 2016 میں، انڈیا کی مدراس ہائی کورٹ میں ایک کیس دائر کیا گیا تھا، جہاں درخواست گزار نے کہا تھا کہ میدے پر پابندی لگائی جانی چاہیے کیونکہ اس میں الوکسن ہوتا ہے، جو اسہال کا سبب بنتا ہے۔ اس کیس کی سماعت کے بعد ہائی کورٹ نے محکمہ خوراک کو میدے سے بنے کھانوں کا معائنہ کرنے کی ہدایت کی۔ بعد ازاں عدالت نے کہا کہ محکمہ خوراک کے معائنہ کے دوران اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ کھانے میں کوئی خطرناک کیمیکل نہیں ہے۔ اگر ہم ایلوکسن کو دیکھیں تو یہ بلیچنگ کے عمل کے دوران آٹے میں نہیں پایا جاتا۔ لیکن یہ ایک ایسا عنصر ہے جو آکسیڈیشن کے عمل کے دوران خود کو تشکیل دے سکتا ہے۔ اس میں چربی بہت کم مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ ایک تحقیق کے دوران ایلوکسن کو مصنوعی طور پر چوہوں میں ذیابیطس پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن ان تجربات میں استعمال ہونے والا ایلوکسن میدے میں پائے جانے والے ایلوکسن سے 000,25 گنا زیادہ طاقتور تھا اس لیے دونوں کا موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔

شخصیت پرستی کا بڑھتا رجحان نئی نسل کے لیے خطرناک ہے

عبدالغفار صدیقی، 9897565066.۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

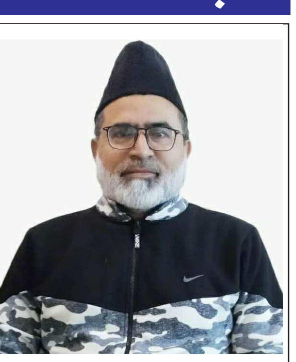

اللہ نے انسان کو اشرف المخلوق بنایا۔ اس کے لیے بے شمار نعمتیں پیدا کیں، خود انسان کو سینکڑوں طرح کی صلاحیتیں عطا فرمائیں۔ علاوہ ازیں امت مسلمہ کو تمام انسانیت پر فضیلت بخشی اور اسے خیر امت قرار دیا۔ اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے کام لے کر انسانوں نے محیر العقول کارنامے انجام دیے۔ ان میں وہ لوگ قابل قدر ہیں جنھوں نے عام انسانوں کی فلاح وبہبود کے لیے بے مثال کارنامے انجام دیے۔ خواہ ان کا تعلق کسی بھی دین اور مسلک سے ہو۔ البتہ اگر وہ مسلمان ہیں تو اللہ کے یہاں بھی ان کا اجر محفوظ ہے۔ انسانیت کے لیے خیر اور بھلائی کے کام کرنا مسلمانوں کا فرض منصبی ہے۔ ان کے برپا کیے جانے کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ معروفات قائم کریں اور منکرات کا ازالہ کریں۔ اس میدان میں اگر وہ کوئی قابل ذکر خدمات انجام دیتے ہیں تو اس کے لیے دنیا سے انھیں کسی تمغے اور ایوارڈ کی تمنا نہیں کرنا چاہئے۔

مسلمانوں میں جو خرابیاں اور کمزوریاں پیدا ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کام کم کرتے ہیں اور کریڈٹ زیادہ لیتے ہیں۔ بعض لوگ تو بغیر کام کے ہی ایوارڈ کی خواہش کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں دین داروں کا حال بھی الگ نہیں ہے۔ علماء کے نام کے ساتھ جس قسم کے لاحقے ہم دیکھتے ہیں اتنے لاحقے تو نبی اکرمؐ کے ساتھ بھی استعمال نہیں کرتے۔ کوئی غوث زمانہ ہے، کوئی خطیب دوراں ہے، کوئی ماحیٔ بدعت ہے، کوئی حامیٔ سنت ہے، کوئی شمشیر براں وغیرہ ہے۔ ان کی قصیدہ خوانی میں زمین وآسمان ایک کر دیا جاتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری خدائی کے اختیارات انھیں کے سپرد کر دیے ہیں اور خود کسی گوشہ میں بیٹھا تماشہ دیکھ رہا ہے۔

شخصیات کی بے جا تعریف اور تحسین کا یہ عمل ایک طرف ریاکاری اور چاپلوسی ہے اور دوسری طرف ''شخصیت پرستی'' کہلاتا ہے۔ شخصیت پرستی شرک کی ایک قسم ہے۔ کسی کے انتقال کے بعد اس کی قبر پر پھول چڑھانے، عرس لگانے، فاتحہ وقوالی کی محفل سجانے کو لوگ برا سمجھتے ہیں اور اسے شرک تسلیم کرتے ہیں مگر اپنے کسی امیر یا حضرت کے انتقال پر سیمینار منعقد کرنے کو باعث اجر وثواب سمجھتے ہیں۔ صرف تعزیت کی حد تک ہی یہ محفل نہیں ہوتی بلکہ مرحوم کے محاسن ومناقب بیان کرنے میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیے جاتے ہیں۔ پھر ان مقالات پر مبنی کتابیں شائع ہوتی ہیں اور انھیں خریدنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس عمل سے مرحوم کے اہل خانہ یہ سمجھتے ہیں کہ مرحوم ''بڑے پہنچے ہوئے تھے'' اور ان کے کارنامے ہماری نجات کا سامان ہیں۔ حالانکہ ان مرحومین میں سے کتنے ہی ایسے ہوتے ہیں جنھوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا ہوتا کہ اللہ کی مخلوق مستفید ہوسکے۔ لیکن چونکہ وہ جماعت اور حلقہ اثر میں نمایاں تھے اس لیے ان پر کانفرنس کرنا، مقالے لکھوانا اور سیمینار منعقد کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

شخصیت پرستی کا مرض اس قدر بڑھ گیا ہے کہ علماء سے جڑنے کی مہم چلائی جارہی ہے۔ آج کل دینی جلسوں میں یہ بات بڑے زور وشور سے کہی جارہی ہے کہ مسلمانوں کے زوال کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے علماء سے اپنا رشتہ توڑ لیا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کے زوال کا اصلی سبب یہ ہے ان کا تعلق اللہ، اس کی کتاب اور اس کے رسول سے کمزور ہوگیا ہے۔

شخصیات کے کارناموں کا تذکرہ کرنا اگرچہ بذات خود کوئی معیوب عمل نہیں ہے لیکن اس سے بہت سی خرابیاں امت میں در آئی ہیں اور مزید کا اندیشہ ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ شخصیات ہمارے درمیان ''نمونہ اور اسوہ'' قرار دے دی جاتی ہیں۔ جب کہ اسلام میں صرف رسول کی ذات ہی اسوہ ہے۔ کسی دوسری شخصیت کو یہ مقام نہیں دیا جاسکتا۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ مرحوم شخصیات کے معتقدین ان سے بہت سی کرامات وابستہ کرتے ہیں جیسا کہ خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت نظام الدین دہلویؒ اور حضرت صابر کلیریؒ اور ان بعد کے لوگوں کے متعلق ہم سنتے اور کتابوں میں پڑھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ آج ان بزرگوں کو ان کے عقیدت مندوں نے کیا بنا دیا ہے اور ان کی قبروں پر کیا کیا نہیں ہو رہا ہے؟ کیا بعید ہے کہ آج جن کے نام پر صرف مقالے پڑھے جارہے ہیں کل ان کے مزار نہیں بنیں گے اور ان پر پھول نہیں چڑھائے جائیں گے۔ تیسرا نقصان یہ ہے کہ ان کے کارناموں پر مشتمل لٹریچر کی اشاعت کے بعد قرآن وحدیث اور سیرت رسول وصحابہ پر مشتمل لٹریچر پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ اردو زبان میں جتنی کتابیں صحابہ کرام کے کارناموں پر شائع نہیں ہوئیں اس سے زیادہ خود برصغیر میں پیدا ہونے والی شخصیات پر شائع ہوچکی ہیں۔ چوتھا نقصان یہ ہے اس سے ''پدرم سلطان بود'' کی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ انسان اپنے اجداد کے کارناموں پر فخر کرنے کو ہی کام سمجھنے لگتا ہے اور خود نکما ہو جاتا ہے۔ پانچواں نقصان یہ ہے کہ ان شخصیات کو ہی نجات دہندہ مان لیا جاتا ہے اور اللہ کے ساتھ تعلق میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ چھٹا نقصان یہ ہے کہ شخصیتوں کے نام پر مسلک بن جاتے ہیں اور فرقہ بندی میں اضافہ ہوتا ہے۔

یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شخصیات کے کارناموں کا تذکرہ کیا ہے۔ پیغمبروں کے علاوہ غیر پیغمبر حضرت لقمان اور حضرت مریم کا نام لے کر ان کی تحسین فرمائی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی بھی نام سے کوئی فرقہ، مسلک یا جماعت نہیں بنائی۔ کسی نبی کی امت کو اس کے نبی کی جانب منسوب کر کے نیا دین نہیں قائم کیا۔ کوئی براہیمی، کوئی اسحاقی یا کوئی سلیمانی اور داؤدی نہیں ہوا۔ اس کے بجائے فرمایا کہ: ''ہم نے تمہارا نام پہلے بھی مسلم رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلم ہے۔'' (الحج۔78) اگر کہیں کسی کو کسی نام سے مخاطب کیا ہے تو پوری قوم کو مخاطب کیا ہے جیسے ''اے بنی اسرائیل''۔ اللہ نے قرآن میں اجداد کی اتباع کو دلیل بنانے کی روش کو بھی غلط قرار دیا اور فرمایا کہ ''ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو احکام نازل کیے ہیں اُن کی پیروی کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اسی طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اچھا اگر ان کے باپ دادا نے عقل سے کچھ بھی کام نہ لیا ہو اور راہ راست نہ پائی ہو تو کیا پھر بھی یہ انہیں کی پیروی کیے چلے جائیں گے؟''۔ (البقرہ۔170)

شخصیتوں کی جانب منسوب کر کے الگ مسلک بنا لیے گئے۔ حضرت امام ابو حنیفہ کے ماننے والے ''حنفی'' اور امام شافعی کے پیروکار ''شافعی'' ہوگئے، ان کے علاوہ مالکی، حنبلی، چشتی، قادری، صابری، نقش بندی، اسماعیلی، داؤدی اور نہ معلوم کتنے گروہ اور فرقے ایسے ہیں جو اپنے بانیوں کے نام سے مشہور ہیں۔ آج امت میں درجنوں مسلک ہیں جو کسی نہ کسی شخصیت کی طرف منسوب ہیں۔ ان شخصیات کی پیروی کو بھی لازم کر دیا گیا۔ ان کی اطاعت کو مسلمان ہونے کے لیے شرط قرار دے دیا گیا۔ عرف عام میں مشہور ہے کہ ''چاروں امام برحق ہیں لیکن انسان کو کسی ایک امام کی تقلید کرنا چاہئے''۔ یہ جملہ اس طرح مشہور ہوا کہ ایمانیات کا جز بن گیا حالانکہ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نہیں اتاری۔ جس نے شخصیت پرستی سے انکار کیا اسے ''بزرگان دین کا گستاخ'' قرار دے دیا گیا۔

سوال یہ ہے کہ اگر شخصیات کے کارناموں کو شائع نہ کیا جائے تو تاریخ کس طرح محفوظ رہے گی۔ میں مطلقاً اس عمل کو غلط نہیں سمجھتا بلکہ اس میں غلو کو غیر مناسب سمجھتا ہوں۔ شخصیات کے کارناموں سے نئی نسل کو واقف کرانا چاہئے مگر انھیں شخصیات کا گرویدہ نہیں بنانا چاہئے۔ ان دونوں میں جو فرق ہے اسے ملحوظ رکھنا چاہئے۔ شخصیت ایک الگ اکائی ہے اور اس کے ذریعہ انجام پانے والا کوئی غیر معمولی کام ایک الگ اکائی ہے۔ ہمارے یہاں کام سے زیادہ شخصیت زیر بحث رہتی ہے۔ جب کام زیر بحث آئے گا تو اس کے دونوں پہلو (حسن وقبح) سامنے رکھے جائیں گے۔ اس کا مقصد بھی واضح ہونا چاہئے کہ ہماری نئی نسل ان کارناموں کو بنیاد بنا کر آگے بڑھے اور نت نئی راہیں تلاش کرے۔ ادھورے کاموں کو مکمل کرے نہ کہ ان کارناموں پر فخر کر کے مطمئن ہو جائے۔

اسلام میں پرستش کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے۔ یہاں تک پیغمبروں کو بھی سجدہ نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی بھی پوجا اور پرستش نہیں کی جاسکتی۔ تعبدی اعمال میں کسی کو یہ مقام حاصل نہیں جو اللہ تعالیٰ کو ہے۔ پیغمبروں کا مقام یہ ہے کہ انھوں نے جس طرح اللہ کی پرستش کی، جس طرح عبادت واطاعت کی ان کی امت کو بھی بالکل ٹھیک اسی طرح کرنا ہے۔ جب پیغمبروں یہاں تک کہ خاتم النبیینؐ کی عبادت اور پرستش نہیں کی جاسکتی، انھیں سجدہ اور رکوع نہیں کیا جاسکتا، ان کے لیے نماز نہیں پڑھی جاسکتی اور ان کے نام پر قربانی کا جانور ذبح نہیں کیا جاسکتا تو باقی کی حیثیت کیا ہے۔ عبادت اور پرستش تو دور کی بات ہے اللہ کی محبت پر کسی دوسرے کی محبت غالب نہیں آنی چاہئے ورنہ اسلام سے رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ ارشاد باری ہے: ''کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مدمقابل بناتے ہیں اور اُن کے ایسے گرویدہ ہیں جیسے اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہیے حالانکہ ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔'' (البقرہ۔165)

گزشتہ چار سو سال سے مسلمانوں نے علمی، تحقیقی اور سائنسی دنیا میں کوئی قابل ذکر کارنامہ انجام نہیں دیا ہے اگر دیا ہوتا تو امت مسلمہ پر زوال ہی کیوں آتا۔ اسی طرح دینی میدان میں بھی سوائے کتابیں لکھنے اور تقریریں کرنے کے علاوہ ہم نے کونسا نمایاں کام کیا ہے؟ اگر کیا ہوتا تو مسلمانوں کی گمراہی میں اضافہ نہ ہوتا، نہ سماجی اصلاح کے لیے ہمارے اندر کسی مصلح نے جنم لیا، اگر لیا ہوتا تو ہماری نئی نسل شراب و شباب کی برائیوں میں ملوث نہ ہوتی۔ ہم نے تو اجتہاد کا دروازہ ہی بند کر دیا۔ ہم تو فخر سے فرمانے لگے کہ ''ہم مقلدوں کے مقلد ہیں'' پھر کوئی قابل ذکر کارنامہ کہاں سے ظاہر ہوگا۔ گزشتہ چار سو سال میں برصغیر کی جن شخصیات پر کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے چار نے بھی کوئی ایسا کارنامہ انجام نہیں دیا جو ان سے پہلے انجام نہ دیا جاسکا ہو۔ قابل تعریف کام وہ ہے جس کو دنیا تسلیم کرے۔ صرف اپنے متعلقین واحباب سے تعریفی مقالات لکھوا کر کوئی شخص عظیم نہیں ہوسکتا۔ قوموں کو عروج صرف اچھی شاعری کرنے، ناول لکھ دینے، گیت کے نئے سر نکالنے، فن خطابت کے جوہر دکھانے اور قلم کی جولانیوں کو کاغذ پر اتارنے سے نہیں ملتا، بلکہ میدان کارزار میں ہم عصر قوموں سے آگے رہنے سے ملتا ہے اور سچی بات یہ ہے کہ اس معاملہ میں ہم ان سے بہت پیچھے ہیں۔

मेडिवेल हॉस्पिटल

MEDIWELL HOSPITAL

सुविधाएँ

विशेषज्ञ डॉक्टर्स	आकस्मिक सेवा
सभी तरह की सर्जरी	हड्डी एवं नस रोग
अल्ट्रासोनोग्राफी	डीजीटल एक्स-रे
पैथोलोजी	वैक्सीनेशन
इ.सी.जी	आई.सी.यू
इकोकार्डीयोग्राफी	मोर्डन ओटी
स्त्री एवं प्रसुती रोग की सारी सुविधाएँ	

Contact : 06513564410

कडरू, राँची-2

بانکا: جب 'دادا' کے 'ڈھول' نے مخالفین کے 'طوطے' اڑا دیئے!

پٹنہ،22اپریل(اسٹاف رپورٹر)2009میں بہار میں بانکا پارلیمانی سیٹ پر ہوئے انتخابات میں آزاد امیدوار دگ وجے سنگھ نے اپنے مخالفین کو شکست دی تھی۔آزادی سے پہلے بہار ایک شاہی ریاست ہوا کرتی تھی۔ریاست گدھور میں ایک زمینداری ہوا کرتی تھی-'لال کوٹھی'۔آزادی سے پہلے کمار سریندر سنگھ، جو گدھور شاہی خاندان سے وابستہ تھے، یہاں کا جاگیردار ہوا کرتے تھے۔دگ وجے سنگھ ان کے گھر میں پیدا ہوئے۔جب مسٹر سنگھ دہلی کی باوقار جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں پڑھ رہے تھے تو ان پر بائیں بازو کی طلبہ تنظیم اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف انڈیا(ایس ایف آئی)کا غلبہ تھا۔اس کے خلاف سوشلسٹ نظریات کے طلباء نے اپنی نئی تنظیم 'سماج وادی یوجن سبھا' بنائی۔دگ وجے سنگھ اس تنظیم کا حصہ بن گئے۔سوشلسٹ نظریہ رکھنے والے دگ وجے سنگھ نے اپنی سیاست کا آغاز سابق وزیر اعظم چندر شیکھر اور جارج فرنانڈیز جیسے لیڈروں کے ساتھ اور ان کے ساتھ کام کر کے کیا۔دگ وجے سنگھ نے 1991 کے عام انتخابات میں بانکا پارلیمانی سیٹ سے اپنی سیاست کا آغاز کیا۔سنگھ، جو چندر شیکھر کی حکومت میں مرکزی وزیر تھے، کو اس الیکشن میں شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔حالانکہ اس سے پہلے سال 1989 میں ہی دگ وجے سنگھ نے بانکا سے الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن بات نہیں بن پائی تھی۔ہوا یہ کہ وشوناتھ پرتاپ سنگھ(وی پی سنگھ)کے بیٹے اجے پرتاپ سنگھ کی شادی بانکا میں ہوئی تھی۔وی پی سنگھ چاہتے تھے کہ ان کے بہنوئی پرتاپ سنگھ بانکا سے جنتا دل کا ٹکٹ حاصل کریں۔تاہم چندر شیکھر دگ وجے سنگھ کے حق میں تھے۔بعد میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ پرتاپ سنگھ کو بانکا سے جنتا دل کا ٹکٹ ایک شرط پر دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ دگ وجے سنگھ کو بہار سے راجیہ سبھا بھیج دیا جائے۔سال 1989 میں پرتاپ سنگھ بانکا سیٹ سے الیکشن جیت کر ایم پی بنے تھے۔بعد میں دگ وجے سنگھ بھی بہار کے کوٹے سے راجیہ سبھا پہنچے۔سال 1996 میں بھی مسٹر سنگھ نے سمتا پارٹی کے ٹکٹ پر بانکا پارلیمانی سیٹ پر قسمت آزمائی، لیکن اس بار بھی وہ کامیاب نہیں ہوئے۔سال 1999 میں دگ وجے سنگھ نے جنتا دل یونائیٹڈ(جے ڈی یو)کے ٹکٹ پر کامیابی حاصل کی۔آزاد امیدوار گردھاری یادو دوسرے نمبر پر رہے جبکہ آر جے ڈی امیدوار شکونی چودھری تیسرے نمبر پر۔1999 میں جیت کے بعد مسٹر سنگھ کو اٹل بہاری واجپئی کی حکومت میں ریلوے کا وزیر مملکت، تجارت اور صنعت کا وزیر مملکت اور وزیر مملکت برائے امور خارجہ مقرر کیا گیا۔2009 کے عام انتخابات میں جے ڈی یو نے دگ وجے سنگھ کو بانکا پارلیمانی سیٹ سے لوک سبھا انتخابات میں ٹکٹ نہ دینے کا فیصلہ کیا۔جے ڈی یو نے دلیل دی تھی کہ حد بندی کے بعد بانکا سیٹ دگ وجے سنگھ کے لیے موزوں نہیں ہے۔جب مسٹر سنگھ کو جے ڈی یو کا ٹکٹ نہیں ملا تو وہ اتنے ناراض ہوئے کہ انہوں نے اپنی ہی پارٹی جے ڈی یو سے بغاوت کر دی اور آزاد حیثیت سے الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا۔ممتاز جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں تعلیم یافتہ سوشلسٹ سوچ رکھنے والے دگ وجے سنگھ اس وقت ڈگمگانے والے نہیں تھے جب انہوں نے کھلے عام چیف منسٹر نتیش کمار کو چیلنج کیا کہ وہ دکھائیں کہ کیا ان کی پارٹی کے امیدوار میں انتخابات جیتنے کی ہمت ہے۔اس الیکشن کے دوران مسٹر سنگھ اور مسٹر نتیش کمار کو ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے دیکھ کر سب حیران رہ گئے۔دگ وجے سنگھ اور نتیش کمار، جنہوں نے 1994 میں ایک ساتھ سمتا پارٹی کی بنیاد رکھی تھی، سال 2009 تک ایک دوسرے کے مخالف کھڑے تھے۔اس انتخاب میں دگ وجے کو 'ڈھول' کا نشان ملا تھا۔انتخابی میٹنگ میں جیسے ہی دگ وجے اسٹیج پر آئے، لوگوں نے 'دگ وجے دادا زندہ باد' کے نعرے لگانے شروع کر دیئے، پھر لوگوں نے انھیں 'دادا دادا'(بڑا بھائی)کہنا شروع کر دیا۔لوگوں میں اپنے لیے اس محبت کو دیکھ کر مسٹر سنگھ جذباتی ہو گئے۔اس کے بعد جب انہوں نے تقریر شروع کی تو ہجوم جوش و خروش سے بھر گیا۔اس نے اسٹیج کے پیچھے لگے پوسٹر کی طرف اشارہ کیا اور پھر غصے سے کہا-''یہ ڈھول بغاوت کا ڈھول ہے۔ہمیں اسے اتنا بجانا ہے کہ ہمارے مخالفین کی نیندیں اڑ جائیں۔میں بھلے ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہوں لیکن میری سیاسی پیدائش بانکا کی سرزمین سے ہوئی۔

لکھی سرائے میں سڑک حادثے میں 4 باراتیوں کی موت، ایک زخمی

لکھی سرائے، 22 اپریل (نمائندہ) لکھی سرائے ضلع کے مانک پور پولیس آؤٹ پوسٹ علاقے میں پیر کو ایک ٹرک کی زد میں آنے سے چار باراتیوں کی موت ہوگئی اور دیگر ایک زخمی ہوگیا۔پولیس ذرائع نے یہاں بتایا کہ دو بائک پر سوار پانچ افراد شادی کی تقریب میں شرکت کے لیے رشی پہاڑ گاؤں جا رہے تھے۔اس دوران بھوانی پور گاؤں کے قریب نیشنل ہائی وے نمبر 80 پر ایک تیز رفتار ٹرک نے دونوں بائک کو ٹکر ماردی۔اس واقعہ میں رشی پہاڑ پور گاؤں کے رہنے والے لکشمی کمار(44)، موہن پور نوتولیا سادھ بابا استھان کے رہنے والے پکی یادو(29)، بھوانی پور گاؤں کے رہنے والے منیش کمار(20)اور مونگیر ضلع کے کاسم بازار تھانہ علاقہ کے چھوٹی مرزا گاؤں کے کنال کمار(19)کی موت ہوگئی، جبکہ بائک پر سوار دیگر ایک بھوانی پور گاؤں کا سورج کمار زخمی ہوگیا۔حادثے کے بعد ٹرک ڈرائیور گاڑی سمیت فرار ہوگیا۔ذرائع نے بتایا کہ زخمی سورج کو لکھی سرائے صدر اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد اسے بہتر علاج کے لیے پٹنہ میڈیکل کالج اسپتال(پی ایم سی ایچ)بھیج دیا گیا۔واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

لالو نے بہار کو جنگل راج میں جھونک دیا تھا: امت شاہ

پٹنہ: بھارتیہ جنتا پارٹی کے اسٹار پرچارک اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، جو لوک سبھا انتخابات میں جیت کی ضمانت لے کر میدان میں اترے ہیں، نے اتوار کو بہار کے کٹیہار میں ایک بہت بڑی جلسہ عام سے خطاب کیا، جس میں انہوں نے کہا، لالو کی حکومت نے بہار کو جنگل راج میں ڈال دیا تھا۔ بے بس اور بے گناہ لوگ جنگل راج میں رہنے پر مجبور تھے۔ خواہ وہ غریب ہو، دلت، او بی سی یا کوئی دوسرا طبقہ ان کے دور حکومت میں ہو۔ ہر انسان تکلیف میں تھا۔ بدعنوانی بہار کی ہر رگ و ریشے میں پیوست ہو چکی تھی۔ لیکن جب سے بہار میں این ڈی اے کی حکومت آئی ہے، فسادات اور مظالم رک گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بہار ترقی کے نئے دھارے میں شامل ہونے میں کامیاب رہا ہے۔ یہاں ترقی اور تبدیلی کا نیا خاکہ تیار کیا گیا ہے۔ آج ایک بار پھر میں۔ این ڈی آئی اتحاد اور لالو یادو بہار کو لالٹین کے دور کے اندھیروں میں واپس لے جانا چاہتے ہیں۔ جس کے لیے سب نے مل کر ایک متکبر اتحاد تیار کیا ہے۔ سیاسی چانکیہ امیت شاہ نے عوام کے سامنے اس اتحاد کی حقیقت کو بے نقاب کیا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ فیصلہ آپ کا ہے۔ اگر آپ لالو کے لالٹین اور پنجوں کے ساتھ چلیں گے تو آپ کو فسادات، ظلم، ناانصافی، غربت اور بھوک ملے گی۔ لیکن اگر آپ بھارتیہ جنتا پارٹی اور جے ڈی یو کے ساتھ رہیں گے تو آپ بہار کو ترقی کے دھارے سے جوڑ دیں گے۔ جہاں امن کے ساتھ ساتھ خوشحالی بھی ہوگی۔ ہندوستانی سیاست کو ایک نئی سمت اور شناخت دینے والے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ ملک کے عوام آج اچھی طرح جانتے ہیں کہ برسوں سے کانگریس پارٹی نے او بی سی طبقے کے حقوق چھین لیے ہیں۔ اس کی توہین کی گئی ہے۔ اس کے باوجود لالو یادو اور تیجسوی یادو آج کانگریس پارٹی کی گود میں بیٹھے ہیں۔ جبکہ یہ وہی کانگریس پارٹی ہے۔ جنہوں نے منڈل کمیشن کی مخالفت کی۔ وہیں وزیر اعظم نریندر مودی نے او بی سی کمیشن کو آئینی شناخت دلانے کا کام کیا۔ مرکز نے تمام داخلوں میں او بی سی طبقے کے لوگوں کو 27 فیصد ریزرویشن فراہم کرنے کا کام کیا ہے۔

موشن ایجوکیشن نے پٹنہ میں اپنے دوسرے برانچ کی شروعات کی

پٹنہ(پریس ریلیز): پٹنہ کے کنکر باغ میں موشن کوٹا کی دوسری شاخ کا افتتاح موشن ڈائریکٹر دیپک کمار، نائب صدر نتیش اگروال اور اکیڈمک آپریشن ساحل نے چراغ جلا کر کیا۔ اس موقع پر موشن پٹنہ کے تمام اساتذہ، ایڈمن اسٹاف اور طلبہ موجود تھے۔ادارے کے ڈائریکٹر نے بتایا کہ ہماری پہلی برانچ بورنگ روڈ میں چل رہی ہے جہاں کوٹہ کی طرز پر تعلیم اور تمام تر انتظامات کیے گئے ہیں اور بچے بہت خوش ہیں۔ پٹنہ کے مشرقی علاقے کے بچوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے کنکر باغ میں ایک برانچ کھولی ہے جس میں موشن ایجوکیشن کی خاصیت پر روشنی ڈالی۔ساحل سر نے حرکت میں مطالعہ کرنے کے طریقوں کے بارے میں بتایا۔تحریک صرف اعلیٰ عہدوں کے لیے کام نہیں کرتی، ہر بچہ ہمارے لیے خاص ہے۔ ہمارا مقصد زیادہ سے زیادہ بچوں کو کامیابی فراہم کرنا ہے۔ افتتاحی تقریب میں ڈاکٹر متھیلیش کمار (سینٹر ہیڈ)، بھانو پرتاپ، نتن، پربھات کمار، ارون اوجھا، لوکمار، ابھیشیک جھا، امریندر شرما اور نلین موہن اپنی پوری ٹیم کے ساتھ موجود رہے۔

راشد انور راشد جتنے اچھے ادیب تھے اتنے ہی اچھے انسان بھی تھے: پروفیسر قمر الہدیٰ فریدی

نئی دہلی، 22 اپریل (یو این آئی) مشہور ادیب اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے استاذ ڈاکٹر راشد انور راشد کی رحلت پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے صدر شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی پروفیسر قمر الہدیٰ فریدی نے کہا کہ راشد انور راشد جتنے اچھے ادیب تھے اتنے ہی اچھے انسان بھی تھے۔ یہ بات انہوں نے ڈاکٹر راشد انور راشد کی رحلت پر مظہر فاؤنڈیشن انڈیا (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام منعقدہ آن لائن تعزیتی جلسے میں کہی۔انہوں نے کہا کہ راشد انور راشد طویل عرصے تک مہلک مرض میں مبتلا رہے، لیکن اس بیماری نے کمزور کرنے کے بجائے مزید مردِ آہن بنا دیا۔حتیٰ کہ اسپتال میں رہتے ہوئے بھی ایک ناول تحریر کر لیا تھا۔وہ وقت کے پابند اور وضع دار شخصیت کے مالک تھے۔پروفیسر شہزاد انجم نے راشد انور راشد کے انتقال کو ایک اندوہناک حادثہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی کتابیں اس بات پر دال ہیں کہ وہ ادب کے لیے مکمل طور پر وقف تھے۔راشد انور راشد کے گہرے دوست اور تعزیتی جلسے کے کوآرڈینیٹر پروفیسر کوثر مظہری نے کہا کہ راشد کا چلے جانا میرے لیے ذاتی نقصان ہے۔

عید ملن پروگرام روبینہ اختر رضوی اور اختر حسن رضوی نے منایا

مدھوبنی محمد سالم آزاد ممبئی: رضوی کالج باندرہ اور رضوی بلڈرز کے بانی ڈاکٹر اختر حسن رضوی، روبینہ اختر حسن رضوی اور رومیرہ اختر حسن رضوی نے رضوی کالج، باندرہ ویسٹ، ممبئی میں ایک شاندار عید ملن پروگرام کا انعقاد کیا اس موقع پر ممبئی شہر کی نامور شخصیات اس عید ملن پارٹی میں پہنچیں جن میں انڈین جرنلسٹ پروٹیکشن کمیٹی کے مہاراشٹر کے صدر اور جرنلسٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے قومی صدر مولانا سید معین میاں اور روزنامہ ممبئی ہسکل کے ایڈیٹر دلشاد ایس خان، آل انڈیا میمن شامل تھے۔ .جماعت فیڈریشن کے صدر اقبال میمن افسر، ڈاکٹر خالد بابو قریشی، عمران بابو قریشی، کیف خالد بابو قریشی، طلال عمران قریشی، بلال عمران قریشی، رضویہ کالج کے پرنسپل ساجن پاٹل، حسن رضوی، ایڈووکیٹ شہباز خان، بھائی جگتاپ، وارث پٹھان۔ ہیلپ کیئر فاؤنڈیشن کی شبنم شیخ، خرم ملک، ناصر خان، رحمان خان، ڈاکٹر امجد پٹھان، سلیم محمود خان، ڈاکٹر ایم اے پٹنکر، ڈاکٹر خالد چوگلے سمیت بالی ووڈ فلم انڈسٹری کے ستارے بھی نظر آئے اور کئی نامور شخصیات بھی موجود تھیں عید ملن پروگرام میں شریک تمام رہنماؤں اور عوام نے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی کھانے پینے کا ایک ساتھ بہت اچھے انداز میں لطف اٹھایا۔ آنے والے تمام مہمانوں نے عید ملن کے اس پروگرام کو سراہا اور ڈاکٹر اختر حسن رضوی اور روبینہ اختر حسن رضوی کو بھی عید کی مبارکباد دی۔ ڈاکٹر اختر حسن رضوی اور روبینہ اختر حسن رضوی نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مہمانوں کی تواضع کی۔

مالیگاؤں بم دھماکہ: بم دھماکہ متاثرین کی بروقت مداخلت کے بعد سپریم کورٹ کا ایک مرتبہ پھر ٹرائل پر اسٹے دینے سے انکار

نئی دہلی، 22 اپریل (یو این آئی) مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ معاملے میں آج ایک اہم پیش رفت ہوئی جب سپریم کورٹ کی دو رکنی بینچ نے ملزم سمیر کلکرنی کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ کی کارروائی پر کسی بھی طرح کا اسٹے دینے سے انکار کر دیا اور سمیر کلکرنی کی عرضی پر ایک ہفتہ بعد حتمی سماعت کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔یہ اطلاع جمعیۃ علمائے ہند کی جاری کردہ ریلیز میں دی گئی ہے۔یہ دوسرا موقع ہے جب سپریم کورٹ نے ملزم کی ٹرائل پر اسٹے دینے کی درخواست کو مسترد کر دیا۔سپریم کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس اے ایس بوپنا اور جسٹس سنجے کمار کے روبرو ملزم سمیر کلکرنی کی جانب سے داخل عرضی جس میں اس نے دعوی کیا ہے کہ خصوصی این آئی اے عدالت یو اے پی اے قانون کے اطلاق کے لیئے ضروری خصوصی اجازت نامہ یعنی کے سینکشن کے بغیر مقدمہ کی سماعت کر رہی ہے جو غیر قانونی ہے پر سماعت عمل میں آئی جس کے دوران سمیر کلکرنی کے وکیل وشنو شنکر جین نے عدالت سے گذارش کی کہ وہ ٹرائل کورٹ میں یومیہ کی بنیاد پر جاری سماعت پر اسٹے دے۔ایڈوکیٹ وشنو شنکر جین نے عدالت سے گذارش کی کہ جب تک سپریم کورٹ ملزم کی عرضی پر فیصلہ صادر نہیں کر دیتی، ٹرائل کورٹ کی کارروائی پر اسٹے دیا جائے۔

ڈاکٹر اشوک کمار یادو نے مدھوبنی اسمبلی حلقہ کے پنڈول بلاک میں کارکنوں اور سینئر لیڈروں کے ساتھ عوامی رابطہ مہم چلائی

مدھوبنی محمد سالم آزاد آنے والے لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر مدھوبنی اسمبلی حلقہ کے پنڈول منڈل میں کارکنوں اور سینئر لیڈروں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایم پی امیدوار ڈاکٹر اشوک کمار یادو کے ساتھ عوامی رابطہ کیا اور مدھوبنی لوک سبھا حلقہ کے معزز عوام سے عوامی حمایت مانگی۔ پورے مدھوبنی لوک سبھا حلقے میں اس بار 5 لاکھ سے تجاوز کرنے کا ارادہ کیا ہے اور وہ مرکز میں مودی حکومت کو اقتدار سونپنے کے لیے پرعزم ہیں۔ عوامی رابطہ مہم میں مدھوبنی ضلع کے تمام کارکنان کے تعاون اور حمایت کے لیے تمام عوام، کارکنوں اور سینئر رہنماؤں کا تہہ دل سے شکریہ۔

ووٹ کی طاقت ملک کی ترقی

از قلم: رحمت اللہ رحمانی متعلم مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی جرنلزم اینڈ ماس کمیونیکیشن

ہمارے ملک ہندوستان میں لوک سبھا انتخابات کی شروعات 19 اپریل سے شروع ہو گئی ہے یہ الیکشن عام انتخاب کی طرح نہیں ہے بلکہ یہ ملک کے مستقبل کا فیصلہ کرنے والا ہے ہندوستان کا ایک ذمہ دار شہری ہونے کے ناطے میں تمام وطن عزیز سے اپیل کرتا ہوں کہ اپ کا ہر ووٹ بہت قیمتی ہے اور اس کا اثر بہت دور تک پڑے گا اس لیے اپ سب اپنا قیمتی ووٹ ڈالنے کے لیے پولنگ بدتھ تک ضرور جائیں ہندوستان کے ہر ذمہ دار لوگ چھوٹے چھوٹے گروپ بنالیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر 18 سال سے زیادہ عمر کا شخص اور ووٹ ڈالنے جائیں اس کے لیے ہر گھر میں جا کر ووٹنگ کے بارے میں بیداری پیدا کریں اور اپ لوگ ووٹ کی اہمیت کو سمجھیں یہ ملک کے مستقبل کا سوال ہے ایک ایک سیٹ پر کئی امیدوار ہوتے ہیں ان میں ایسے بھی ہیں جنہیں جیت یا ہار سے کوئی مطلب ہی نہیں بلکہ وہ صرف ووٹ کاٹنا چاہتے ہیں اس لیے اپنی قیمتی ووٹوں کو تقسیم نہ ہونے دیں اور اس سے احتیاط کریں کہ اپ کا ووٹ تقسیم نہ ہو ملک میں نفرت پھیلانے اور معاشرے کو تقسیم کرنے والی جماعت سے تعلق رکھنے والے امیدوار کو اپنے ووٹ کی طاقت سے روکے ہر کوئی جانتا ہے کہ کون سا امیدوار جیت رہا ہے چاہے اپ اسے جاتی طور پر پسند نہ کریں ہمیں اور اپ کو اپنی پسند اور ناپسند سے اوپر اٹھ کر دیکھنا چاہیے کہ ہمارے ملک کے لیے بہتر کیا ہے ذاتی فائدے سے زیادہ ملک کی فلاح و بہبود ضروری ہے ہر بھارتی شہری کو سب سے صرف حق رائے دہی استعمال کریں تاکہ ملک کو فرقہ پرست طاقتوں کے ہاتھ میں نہ جانے پائے اپ کا ووٹ ملک کی ترقی محبت ہم اہنگی اور معاشرے میں اعتماد کے لیے ہونا چاہیے میں اپنے وطن عزیز کی محبت میں اپ کو یہ رائے دے رہا ہوں مجھے امید ہے کہ اپ سب ملک میں امن اور بھائی چارگی کو برقرار رکھنے کے لیے اپنا اہم کردار ضرور ادا کریں گے نوٹ: زہریلے پانی پینے سے بہتر ہے کہ گندی پانی ہی پیا جائے جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

خانقاہ امجدیہ شریف سیوان کا سالانہ عرس مورخہ ۲۰ / اپریل ۲۷ / 27 چیت فصلی المطابق 10,۱۰ / شوال المکرم ۱۴۴۵ھ بروز سنیچر سے شروع ہو رہا ہے

سیوان (سید عارف حسنین) خانقاہ امجدیہ شریف سیوان کا سالانہ عرس مورخہ ۲۰ / اپریل ۲۷ / 27 چیت فصلی المطابق 10,۱۰ / شوال المکرم ۱۴۴۵ھ بروز سنیچر سے شروع ہو رہا ہے۔ سجادہ نشین خانقاہ امجدیہ شریف ڈاکٹر سید شاہ حیات احمد امجدی نے سالانہ عرس کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ اس عرس کا انتظام" خانقاہ ورلڈ آرگنائزیشن کے ساتھ ساتھ جملہ مریدین متوسلین اور عقیدت مندوں کے باہمی تعاون سے انجام پزیر ہوتا ہے۔ سات روزہ سالانہ عرس مورخہ 20 اپریل کو نزر سے شروع ہو کر 26 اپریل کو صبح میں غسلِ مزاراتِ بزرگان پھر قل پھر محفل سماع کے بعد دعاوں کے ساتھ اختتام پزیر ہوگا۔ عرس کے سارے امور سجادہ نشین خانقاہ امجدیہ کی زیر سرپرستی و زیر انتظام مکمل کیا جاےء گا۔ زاءیرین کے لےء لنگر کے انتظام کے ساتھ ساتھ بیرونی زاءیرین کے لےء قیام کا بھی نظم کیا جاتا ہے۔ بہت سارے قوالوں کی آمد بھی ملک کے مختلف علاقوں سے عرس کے موقع سے خانقاہ میں ہوا کرتی ہے۔ یہ قوال صوفیانہ قوالیوں سے ماحول میں ایک رنگ بھر دیتے ہیں۔ پروگرام کی تفصیل اس طرح ہے:- مورخہ 20, اپریل نزر پیران پیر شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی شب کے نو بجے۔ .. 1 21/2 /اپریل میلاد شریف شب کے نو بجے سے 22 / اپریل نشان شریف (علم) کا نصب ہونا پھر نزر اور اس کے بعد محفل سماع کی ابتدا، 23 / ۲۳، اپریل جلوس گاگر پھر رات میں نو بجے کے بعد نزر گاگر بعدہ محفل سماع کا آغاز 24 / ۲۴، اپریل چادرِ پوشی سید شاہ امجد علی بلقب سلطان رنگیلہ رح بانیء خانقاہ امجدیہ شریف 25, / ۲۵، اپریل چادر پوشی سید شاہ تصدق علی بلقب سلطان اسد) (پروالے شاہ صاحب رح) کے علاوہ سید شاہ خورشید علی رح بلقب سلطان الرشید سید شاہ صغیر احمد رح بلقب سید السادات 26,۲۶ / اپریل کو محفل خاص دو بجے شب اس کے بعد نماز فجر کے فوری بعد غسلِ مزارات بزرگا پھر قل و نزر پھر محفل سماع اس کے بعد سلام پیش کرنے کے ساتھ ہی دعاءیں کیں جاءیں گیں اور پھر اس سات روزہ سالانہ عرس کا اختتام ہو جاےء گا۔

ٹی وی صحافی سومیا کے قاتلوں کی ضمانت کے خلاف دائر درخواست پر سپریم کورٹ کا نوٹس

نئی دہلی، 22 اپریل (یو این آئی) سپریم کورٹ نے ایک انگریزی نیوز چینل کے لیے کام کرنے والی خاتون صحافی سومیا وشوناتھن کے 2008 میں کئے گئے قتل سے متعلق مقدمے میں چاروں قصورواروں کو دہلی ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی ضمانت کو چیلنج کرنے والی درخواست پر پیر کو سماعت کرتے ہوئے دہلی پولیس اور ان مجرموں کو نوٹس جاری کیا ہے۔جسٹس بیلا ایم ترویدی اور پنکج متھل کی بنچ نے سومیا کی ماں مادھوی وشوناتھن کی درخواست پر مجرموں سے جواب طلب کیا، جنہیں ان کی اپیل پر جیل سے رہا کیا گیا تھا۔اس معاملے کی اگلی سماعت چار ہفتے بعد ہوگی۔مقتول خاتون صحافی کی والدہ کی جانب سے عدالت عظمیٰ میں دائر درخواست میں استدلال کیا گیا تھا کہ ہائی کورٹ ان (مرحوم کی والدہ) کے درد کو سمجھنے میں ناکام رہا ہے۔ہائی کورٹ مجرموں کی مجرمانہ تاریخ اور ان کے ذریعے کیے گئے جرائم کی سنگینی کو سمجھنے میں بھی ناکام رہا۔درخواست میں کہا گیا ہے کہ ہائی کورٹ اس بات کو بھی ذہن میں رکھنے میں ناکام رہا کہ ایک بار جب یہ ملزمان رہا ہو جائیں گے تو وہ دوبارہ اپنی مجرمانہ سرگرمیاں شروع کر دیں گے اور ان کے اس عمل سے وہ معاشرے کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر، قمر العابدین نے کوالیٹی پریس ہند پیڑھی رانچی سے چھپوا کر کے۔بی ٹاور ملاح ٹولی، تیواری ٹینک روڈ رانچی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Quality Press Hindpiri Ranchi,& Publisheng From K.B.Tower Mallah Toli,Tiwari Tank Road, Ranchi,Pin.834001(Jharkhand) Mob. 9334346898

نیشنل ہیومن رائٹس سوشل جسٹس کونسل آف انڈیا کے ڈائرکٹر جنرل ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے وزیر اعظم نریندر مودی جی، وزیر داخلہ، مرکزی وزیر برائے ہائی ویز اور لیفٹیننٹ گورنر جموں وکشمیر سے فور لیننگ پٹن/ بارہمولہ ہائی وے کی بروقت تکمیل کے لیے کوششیں دوگنا کرنے کی اپیل کی

نئی دہلی، جامع ترقی اور سماجی انصاف کو فروغ دینے کی طرف ایک اہم اقدام میں ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی ڈائرکٹر جنرل نیشنل ہیومن رائٹس سوشل جسٹس کونسل آف انڈیا نے وزیر اعظم نریندر مودی جی، وزیر داخلہ، مرکزی وزیر برائے ہائی ویز اور لیفٹیننٹ گورنر جموں وکشمیر سے اپیل کی کہ وہ اس کی بروقت تکمیل کے لیے کوششوں کو دوگنا کریں۔ فور لیننگ پٹن / بارہمولہ ہائی وے آج جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں ایڈوکیٹ ایم آئی زرگر پٹنوی نے وزیر اعظم مودی کی دور اندیش قیادت میں خطے میں ترقی اور خوشحالی کے بے پناہ امکانات کو اجاگر کیا۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ جموں وکشمیر میں جامع ترقی کے لیے منفرد اور تبدیلی کے اقدامات کی ضرورت ہے۔ ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے کہا کہ سری نگر بارہمولہ ہائی وے پر بار بار ٹریفک جام رہتا ہے جس کی وجہ سے فور لیننگ ہائی وے کی سڑک چوڑی ہونے کی وجہ سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سرینگر بارہمولہ ہائی وے پر پٹن، سنگرمہ اور گورنمنٹ میڈیکل کالج بارہمولہ پر ٹریفک کی خرابی سے مریضوں کے ساتھ ساتھ مسافروں کو بھی

بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے کہا کہ سری نگر-بارہمولہ ہائی وے اور بارہمولہ-اوڑی ہائی وے کی تبدیلی بہت اہمیت رکھتی ہے، نہ صرف نقل وحمل کے لحاظ سے بلکہ اس سے علاقے میں اقتصادی ترقی اور بہتر کنیکٹیویٹی بھی آئے گی۔ مسلسل ٹریفک جام پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے، سرینگر ہاسپٹلز ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی کے مشتعل زائرین نے کہا کہ ان کی گاڑی یا ایمبولینس کو گزرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے خاص طور پر اوقات کے اوقات میں کیونکہ مسافر گاڑیاں مسافروں کو اتارنے کے لیے وہاں رک جاتی ہیں جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر ٹریفک جام ہوتا ہے۔ سری نگر-بارہمولہ شاہراہ پر مسافروں نے خود کو ٹریفک افراتفری میں پایا کیونکہ بڑے پیمانے پر جام نے نقل وحرکت کو متاثر کیا، خاص طور پر سنگراما، ڈیلینا، اور بارہمولہ قصبے میں۔ پریس ریلیز کے اختتام پر ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ وزیر اعظم مودی جی، وزیر داخلہ امیت شاہ جی، مرکزی وزیر ہائی ویز اور لیفٹیننٹ گورنر جموں وکشمیر اس مطالبے کو جلد از جلد حل کریں گے۔

ٹرین کی کوچ میں آگ لگ جانے سے آر پی ایف جوان کی موت

مظفر پور، 22 اپریل (نمائندہ) مظفر پور ضلع میں مشرقی وسطی ریلوے کے مظفر پور اسٹیشن پر آج بلساڈ-مظفر پور ایکسپریس کے سلیپر کوچ میں آگ بجھانے کے دوران آگ بجھانے والے مشین کے پھٹ جانے سے ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) کا ایک جوان کی موت ہوگئی۔ آر پی ایف ذرائع نے پیر کو یہاں بتایا کہ آج صبح 15.6 بجے بلساڈ مظفر پور ایکسپریس بلساڈ سے مظفر پور جنکشن کے پلیٹ فارم پانچ پر پہنچی۔ مسافر اتر چکے تھے۔ ٹرین کو یارڈ میں لے جانے کی تیاریاں کی جارہی تھیں۔ اسی دوران شام تقریباً 15.7 بجے سلیپر کوچ ایس 8 سے دھواں نکلنا شروع ہوگیا۔ اس پر آر پی ایف ہیڈ کانسٹیبل ونود یادو کی نظر پڑ گئی۔ انہوں نے جلدی سے S8 آگ بجھانے والا سامان لیا اور آگ بجھانا شروع کردی۔ یہ اطلاع کنٹرول اور آر پی ایف پوسٹ کو بھی دی گئی۔ ذرائع نے بتایا کہ آگ پر قابو پالیا گیا لیکن کانسٹیبل آگ کو مکمل طور پر بجھانے کے لیے دوسرا فائر ایکسٹنگویشر آن کررہا تھا کہ اس کے ہاتھ میں ہی دھماکہ ہوگیا جس کی وجہ سے وہ شدید جھلس گیا۔ اسے فوری طور پر شہر کے ایک نجی اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اس کے بعد جی آر پی نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے سری کرشنا میڈیکل کالج اینڈ اسپتال (ایس کے ایم سی ایچ) بھیج دیا۔

کٹیہار: طارق انور انتخابی سکسر مارنے کے لیے تیار، دلال چند گوسوامی دوسری جیت کے لیے بے تاب

پٹنہ، 22 اپریل (اسٹاف رپورٹر) بہار کے لوک سبھا انتخابات 2024 میں کٹیہار پارلیمانی سیٹ پر انڈین نیشنل ڈیموکریٹک انکلوسیو الائنس (انڈیا اتحاد) کی اتحادی کانگریس کے امیدوار طارق انور سیاسی میدان میں انتخابی سکسر مارنے کی کوشش کررہے ہیں، جبکہ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کی اہم اتحادی جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے سبکدوش ہونے والے رکن پارلیمنٹ دلال چند گوسوامی کو اس بار اپنی سیٹ برقرار رکھنے کا چیلنج درپیش ہے۔ بڑے قد آور لوگوں کو کٹیہار پارلیمانی حلقہ کی نمائندگی کا موقع ملا ہے۔ کٹیہار سے کانگریس کے قومی صدر اور خزانچی کے عہدے پر فائز رہنے والے سیتا رام کیسری، اور سابق مرکزی وزیر طارق انور کو یہاں سے پانچ بار ایم پی بننے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہاں سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے نکھل کمار چودھری نے بھی جیت کی ہیٹ ٹرک لگائی ہے۔ کٹیہار سے اب تک کانگریس کے امیدوار سات بار، بی جے پی تین بار، جنتا دل، پرجا سوشلسٹ پارٹی، بھارتیہ جن سنگھ، بھارتیہ لوک دل، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) اور جے ڈی یو نے ایک ایک بار کٹیہار میں پارٹی کی جیت کا جھنڈا لہرایا ہے۔ کٹیہار جسے جوٹ سٹی کے نام سے جانا جاتا ہے، ہمیشہ سیمانچل اور بہار کی سیاست کا ایک مقبول مرکز رہا ہے۔ مغربی بنگال سے متصل اس علاقے میں کوسی، گنگا اور مہانندا ندیاں بہتی ہیں۔ زرخیز زمین والے اس علاقہ کے عوام نے ہمیشہ ہر بڑی پارٹی کا ساتھ دیا ہے۔